سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 257 Sunday 01 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۵۷) یکم فروری ۲۰۲۶ء بروز اتوار قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

پاکستان: 'بلوچ لبریشن آرمی' نے 'آپریشن ہیروف 2.0' کو دیا انجام

کم از کم 20 پاکستانی فوجی ہلاک، سب سے زیادہ خراب حالت بلوچستان کی راجدھانی کوئٹہ میں ہے جہاں بینک کو لوٹنے کے بعد وہاں پر دھماکہ کر دیا

اسلام آباد (ایجنسی): پاکستان کا بلوچستان صوبہ ایک بار پھر میدانِ جنگ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ یہاں بلوچ جنگجوؤں نے آج بیک وقت تقریباً ایک درجن شہروں میں پاکستانی فوج اور خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے ٹھکانوں پر حملہ کر دیا۔ ان حملوں میں اب تک کم از کم 20 پاکستانی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس کارروائی کو بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے 'آپریشن ہیروف 2.0' کا نام دیا ہے۔ بی ایل اے کے ذریعہ جاری کردہ بیان کے مطابق اس کے جنگجوؤں نے ایک ساتھ بلوچستان کی راجدھانی کوئٹہ، نوشکی، مستونگ، قلات، خاران، گوادر، پسنی، ٹمپ اور بلیڈ واقع پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے مراکز کو نشانہ بنایا۔ کوئٹہ، پسنی، گوادر میں کیے گئے حملے فدائین نوعیت کے تھے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق سب سے زیادہ خراب صورتحال بلوچستان کی راجدھانی کوئٹہ میں ہے، جہاں بلوچ لڑکوں نے ایک بینک لوٹنے کے بعد وہاں دھماکہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سڑکوں پر بلوچ جنگجو کھلے عام اسلحوں کے ساتھ گھومتے دکھائی دیے اور پولیس کی کئی گاڑیوں کو آگ کے حوالے کر دیا۔

بلوچ لبریشن آرمی کے مطابق ان کے حملوں میں اب تک تقریباً 20 پاکستانی فوجی مارے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مستونگ اور قلات میں بی ایل اے کے جنگجوؤں نے پاکستانی پولیس کی عمارتوں پر قبضہ کر کے انہیں وہاں سے بھگا دیا ہے، اور سمندر کی طرف جانے والی کئی شاہراہوں پر بھی حملے کیے گئے ہیں تاکہ فوجی دستوں کی نقل و حرکت کو روکا جا سکے۔ بی ایل اے کے مطابق 'آپریشن ہیروف 0.2' کے تحت یہ حملے اس کے فتح اسکواڈ، مجید بریگیڈ، زیراب اور اسٹوس نے انجام دیے۔

اس پورے معاملے پر تاحال پاکستانی فوج کی جانب سے کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم خبروں کے مطابق پاکستانی فوج اور بی ایل اے کے جنگجوؤں کے درمیان فائرنگ جاری ہے۔ اس دوران بی ایل اے کے 3 جنگجوؤں کی ہلاکت کی اطلاع بھی موصول ہو رہی ہے۔ آج صبح 6 بجے سے ہی بلوچ لبریشن آرمی بلوچستان کے تقریباً ایک درجن شہروں کے مختلف علاقوں میں مسلسل حملے کر رہی ہے۔ بی ایل اے نے نوشکی کے ڈپٹی کمشنر محمد حسین کو یرغمال بھی بنا لیا ہے اور ان کی ویڈیو جاری کی ہے، جس میں محمد حسین خود اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ وہ بلوچ جنگجوؤں کی تحویل میں ہیں۔

ٹرمپ نے ہندوستان کو وینزویلا کے تیل کی پیش کش کی

واشنگٹن (ایجنسی): تیل کی خرید معاملے پر دنیا بھر میں مچی افراتفری کے دوران امریکہ نے ہندوستان سے کہا ہے کہ وہ جلد ہی وینزویلا سے خام تیل کی خرید دوبارہ شروع کر سکتا ہے۔ اسے روسی تیل کے متبادل کے طور پر پیش کیا گیا ہے کیونکہ نئی دہلی روسی تیل کی درآمدات کو تیزی سے کم کرنے کی سمت میں اقدامات کر رہا ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز نے اس معاملے سے واقف متعدد ذرائع کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب واشنگٹن کی جانب سے درآمدات پر ٹیرف میں اضافے کے بعد ہندوستان نے روس سے خام تیل کی خریداری میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ہندوستان آنے والے مہینوں میں روس سے روزانہ کئی ملین بیرل تیل کی خریداری کو کم کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے مارچ 2025 میں ہندوستان سمیت وینزویلا سے تیل خریدنے والے ممالک پر 25 فیصد ٹیرف عائد کیا تھا اور امریکی فوج نے 3 جنوری کو نکولس مادورو کو گرفتار کر کے لے آئی تھی۔ اس کے بعد سے واشنگٹن نے اپنے موقف میں تبدیلی کا اشارہ دیتے ہوئے نئی دہلی کو بتایا ہے کہ وہ روس سے کم ہوتی سپلائی تلافی کے لیے وینزویلا سے تیل کی خریداری پھر شروع کر سکتا ہے۔ اس اقدام کو روسی تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی کو کم کرنے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جس پر الزام ہے کہ وہ یوکرین میں ماسکو کی جنگ کے لیے فنڈ فراہم کر رہا ہے۔

آگرہ میں دردناک سڑک حادثہ، تیز رفتار ٹرک کی آٹو سے ہوئی ٹکر میں 5 افراد جاں بحق، کئی دیگر زخمی

آگرہ (ایجنسی): اتر پردیش کے ضلع آگرہ میں ہفتہ کے روز ایک دردناک سڑک حادثہ پیش آیا، جس میں کم از کم 5 افراد جاں بحق ہو گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تھانہ کھنڈولی علاقہ کے تحت نگلا چندن جلیسر روڈ پر تیز رفتار اور بے قابو کنٹینر ٹرک نے سواریوں سے بھرے 2 آٹو کو زوردار ٹکر ماردی۔ اس دل دہلا دینے والے حادثہ میں 5 افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے، جبکہ نصف درجن سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں کچھ کی حالت سنگین بتائی جا رہی ہے۔ حادثہ کے بعد جائے وقوع پر افراتفری مچ گئی اور مقامی لوگ مدد کے لیے دوڑ پڑے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق دونوں آٹو میں سوار مسافر جگن ناتھ پوری کے دَرشن کر کے واپس اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے کہ سامنے سے آنے والے ایک باڈی بند کنٹینر (جو کوکا تا سامان لے جا رہا تھا) نے انہیں اپنی زد میں لے لیا۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ آٹو کے پرخچے اڑ گئے اور موقع پر چیخ و پکار مچ گئی۔ حادثہ کے بعد بڑی تعداد میں مقامی لوگ جمع ہو گئے۔ مشتعل ہجوم نے کنٹینر ڈرائیور کو پکڑ کر اس کی پٹائی بھی کر دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فورس موقع پر پہنچی اور صورتحال کو قابو میں کیا۔ پولیس کے اعلیٰ افسران ایڈیشنل کمشنر رام بدن سنگھ، ایڈیشنل پولیس ڈپٹی کمشنر آدتیہ سنگھ، اے سی پی دیویش سنگھ، ایس ڈی ایم سُمت سنگھ اور ایم ایل اے ڈاکٹر دھرم پال سنگھ بھی جائے حادثہ پر پہنچے اور موقع کا معائنہ کیا۔ پولیس اور انتظامیہ نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن چلا کر زخمیوں کو قریبی اسپتال میں داخل کرایا، جہاں ان کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ پانچوں لاشوں کا پنچ نامہ بھر کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ ابتدائی جانچ میں حادثے کی بڑی وجہ کنٹینر کی حد سے زیادہ رفتار بتائی جا رہی ہے۔ ایڈیشنل کمشنر رام بدن سنگھ نے کہا کہ یہ حادثہ انتہائی افسوسناک ہے۔ زخمیوں کو بہتر علاج فراہم کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ کنٹینر کو تحویل میں لے لیا گیا ہے اور معاملے کی تفصیلی جانچ جاری ہے۔ واقعہ کے بعد سے جاں بحق افراد کے اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔

جودھ پور جیل میں قید سونم وانگ چک کی طبیعت بگڑی، پولیس نے ایمس میں کرایا داخل

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ کی پھٹکار کے بعد لداخ کے مشہور ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کو ہفتہ کی صبح ایمس جودھ پور لے جایا گیا جہاں طبی جانچ کرائی گئی۔ بتایا گیا کہ جیل میں آلودہ پانی کے استعمال سے انھیں پیٹ میں سنگین انفیکشن کی شکایت تھی، جس کے بعد طبی جانچ کی ضرورت پڑی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سونم وانگچک کو سخت سیکورٹی انتظام کے درمیان جودھ پور سنٹرل جیل سے ایمس لایا گیا۔ سونم وانگچک کو جیل سے ایمس جودھ پور تک لے جانے سے قبل پورے راستہ کا سیکورٹی انتظام سخت کر دیا گیا تھا۔ جیل احاطہ سے لے کر اسپتال تک اضافی سیکورٹی فورس کی تعیناتی کی گئی تھی۔ سونم وانگچک کو خصوصی سیکورٹی دائرہ بنا کر اسپتال لے جایا گیا۔ ایمس جودھپور میں سونم کی جانچ سینئر ڈاکٹرس کی ٹیم کی نگرانی میں کی گئی۔ ذرائع کے مطابق ان کے پیٹ سے متعلق مسائل کو دیکھتے ہوئے گیسٹرو اینٹیرولاجسٹ کی طرف سے خاص طور سے ٹیسٹ کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے ضروری طبی جانچ کر ان کے حالات کا باریکی سے جائزہ لیا۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے پینے کے آلودہ پانی کا استعمال کرنے سے سونم وانگچک کو ہوئی پیٹ کی تکلیف سے متعلق شکایت سنی۔ اس بارے میں جمعرات کو عدالت نے حکم دیا کہ ان کی طبی جانچ ماہر ڈاکٹروں کے ذریعہ کی جائے۔ جسٹس اروند کمار اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ نے جیل افسر کو حکم دیا کہ سونم وانگچک کی میڈیکل رپورٹ پیر تک سیل بند لفافے میں دستیاب کرائی جائے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال لداخ کو ریاست کا درجہ دینے اور چھٹی شیڈیول میں شامل کرنے سے متعلق مطالبہ پر ہوئے پُرتشدد مظاہروں کے 2 دن بعد 26 ستمبر کو وانگچک کو سخت قومی سیکورٹی ایکٹ (این ایس اے) کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ اس مظاہرہ کے دوران مرکز کے زیر انتظام خطہ میں 4 لوگ ہلاک ہو گئے تھے اور 90 افراد زخمی ہوئے تھے۔ حکومت نے وانگچک پر تشدد بھڑکانے کا الزام عائد کیا ہے۔ تب سے وانگچک جودھپور سنٹرل جیل میں زیر حراست ہیں۔

سینئر افسران کو خوش کرنے کیلئے 'ہاف انکاؤنٹر' کر رہی یوپی پولیس!

سماعت کے دوران عدالت نے ملزمین کو پیروں میں گولی مارنے اور پھر ان کا انکاؤنٹر قرار دینے کے رجحان پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سزا دینے کا اختیار صرف عدالتوں کے پاس ہے، پولیس کے پاس نہیں

لکھنؤ (ایجنسی): الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش میں مبینہ 'ہاف انکاؤنٹر' کے بڑھتے واقعات پر سخت موقف اپنایا ہے۔ ملزمین کو پیروں میں گولی مارنے اور پھر ان کا انکاؤنٹر قرار دینے کے رجحان پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ سزا دینے کا اختیار صرف عدالتوں کے پاس ہے، پولیس کے پاس نہیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ پولیس کی طرف سے عدالتی دائرہ اختیار میں کوئی بھی مداخلت ناقابل قبول ہے کیونکہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے جہاں حکمرانی قانون کے تحت چلتی ہے۔ 'اے بی پی نیوز' کی خبر کے مطابق ہائی کورٹ نے ریاست کے ڈی جی پی اور سکریٹری داخلہ کو طلب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا پولیس افسران کو ملزمین کے پیروں یا جسم کے دیگر حصوں میں گولی مارنے کے سلسلے میں کوئی زبانی یا تحریری ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ عدالت نے ریمارکس دیے کہ ایسے انکاؤنٹر اب معمول بنتے جا رہے ہیں جن کا مقصد مبینہ طور پر سینئر افسران کو خوش کرنا یا ملزمین کو سبق سکھانا ہو سکتا ہے۔

عدالت نے یہ بھی کہا کہ اس کے سامنے اکثر ایسے معاملے آتے ہیں جن میں معمولی جرائم میں بھی پولیس اندھا دھند فائرنگ کر کے وارداتوں کو انکاؤنٹر کی شکل دے دیتی ہے۔ عدالت نے یہ ریمارکس مرزاپور کے راجو عرف راجکمار اور دو دیگر ملزمین کی ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کے دوران کئے جو الگ الگ پولیس انکاؤنٹر میں زخمی ہوئے تھے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ ان واقعات میں کوئی پولیس اہلکار زخمی نہیں ہوا، جس سے طاقت کے استعمال کی ضرورت اور تناسب پر سوالات اٹھتے ہیں۔ ایک معاملے میں عدالت نے پہلے ریاستی حکومت سے پوچھا تھا کہ کیا مبینہ انکاؤنٹر کے بارے میں ایف آئی آر درج کی گئی تھی اور کیا مجسٹریٹ یا میڈیکل آفیسر کے سامنے زخمی کا بیان ریکارڈ کیا گیا تھا۔ ریاست کی جانب سے بتایا گیا کہ ایف آئی آر تو درج کی گئی تھی لیکن زخمی کا بیان کسی مجسٹریٹ یا ڈاکٹر کے سامنے ریکارڈ نہیں کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا کہ پہلے ایک سب انسپکٹر کو جانچ سونپی گئی تھی جس کو بعد میں ایک انسپکٹر کو منتقل کر دیا گیا۔ فریقین کے دلائل پر غور کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے کہا کہ ان معاملوں میں سپریم کورٹ کی جانب سے مقرر کردہ انکاؤنٹر سے متعلق رہنما خطوط پر عمل ہوتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ یہ سماعت جسٹس ارون کمار سنگھ دیسوال کی سنگل بنچ کے سامنے ہوئی۔

شراب کی دکانوں اور اسکولوں کے درمیان فاصلہ کم کرنے پر یوپی حکومت کو نوٹس

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت سے شراب کی دکانوں اور اسکولوں سمیت حساس عوامی مقامات کے درمیان کم از کم فاصلے میں کمی کرنے کے فیصلے پر جواب طلب کیا ہے۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح پر مشتمل بینچ نے جمعہ کو کہا کہ ریاست کا یہ قدم قانونی مداخلت کے مترادف معلوم ہوتا ہے۔

عدالت نے کہا کہ بادی النظر ایسا لگتا ہے کہ اتر پردیش حکومت نے سابقہ فیصلے کی بنیاد کو ختم کیے بغیر متعلقہ ضابطوں میں ترمیم کر کے سپریم کورٹ کے ایک لازمی اور پابند فیصلے کے اثر کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بینچ نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ ریاست اتر پردیش نے عدالت کے فیصلے کی خلاف ورزی کی ہے اور ہائی کورٹ نے اس کے برعکس فیصلہ دے کر غلطی کی ہے۔ اس عدالت کے ایک پابند فیصلے کو ضابطہ بنانے والا اختیار اس کی بنیاد کو ختم کیے بغیر غیر مؤثر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس معاملے پر از خود نوٹس لیتے ہوئے عدالت نے اتر پردیش حکومت کو نوٹس جاری کیا اور پوچھا کہ جس طرح اتر پردیش ایکسائز (شراب کی دکانوں کی تعداد اور مقام) قواعد، 1968 کے قاعدہ 5(4) میں ترمیم کی گئی ہے، اسے قانونی مداخلت قرار دے کر منسوخ کیوں نہ کر دیا جائے؟ سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کو سات دن کے اندر جواب داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔

عدالت نے کہا کہ چونکہ یہ معاملہ سنگین عوامی مفاد سے جڑا ہوا ہے، اس لیے ہم اتر پردیش ریاست کو خود نوٹس جاری کر کے جواب طلب کر رہے ہیں۔ یہ حکم اتر پردیش ریاست کی ایک سیول اپیل پر دیا گیا، جس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 2 فروری 2010 کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا۔ اس فیصلے میں 2008 میں ترمیم شدہ 1968 کے ضابطے کے قاعدہ 5(4) کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ الہ آباد ہائی کورٹ نے اس ترمیم کو غیر قانونی قرار دیا تھا، لیکن اس نے یہ مانا تھا کہ یہ ترمیم سپریم کورٹ کے سابقہ فیصلے کی توہین نہیں ہے، جس میں کم از کم فاصلے کی حد زیادہ مقرر کی گئی تھی۔

سنیتر اپوار نے 'اجیت پوار امر رہے' نعروں کے درمیان مہاراشٹر کی پہلی خاتون نائب وزیر اعلیٰ کا لیا حلف

ممبئی (ایجنسی): اجیت پوار کے انتقال کے بعد غمگین ماحول میں ان کی بیوی سنیتر اپوار نے مہاراشٹر حکومت میں نائب وزیر اعلیٰ عہدہ کا حلف لے لیا۔ اس نئی ذمہ داری کو سنبھالنے کے ساتھ ہی ان کے نام ایک نیا ریکارڈ بھی درج ہو گیا۔ وہ ریاست کی پہلی خاتون نائب وزیر اعلیٰ بن گئی ہیں۔ گورنر آچاریہ دیو برت نے انھیں عہدہ اور رازداری کا حلف دلایا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے بھی موجود تھے۔ جب سنیتر اپوار حلف برداری کے لیے مائک کے پاس پہنچی تو ہال میں 'اجیت پوار امر رہے' کے نعرے گونجنے لگے۔ یہ نعرہ حلف برداری مکمل کرنے کے بعد بھی سنائی دیے۔

قابل ذکر ہے کہ حلف برداری سے قبل این سی پی لیڈران نے سنیتر اپوار کو اپنا لیڈر منتخب کیا تھا۔ اس کے بعد سنیتر انے راجیہ سبھا رکنیت سے استعفیٰ دے دیا، تاکہ نائب وزیر اعلیٰ عہدہ کی حلف برداری کا راستہ ہموار ہو۔ انھوں نے اپنا استعفیٰ راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن کو سونپا۔ سنیتر اکو 2024 کے لوک سبھا انتخاب میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا، جس کے بعد انھیں راجیہ سبھا کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔

واضح رہے کہ آج دوپہر این سی پی قانون ساز پارٹی کی میٹنگ میں ریاستی صدر سنیل تٹکرے نے تعزیت کی تجویز پیش کی اور اجیت پوار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس کے بعد دلیپ ولسے پاٹل نے سنیتر اپوار کے نام کی تجویز پیش کی۔ چھگن بھجبل نے اس تجویز کی حمایت کی۔ بعد ازاں دیگر اراکین اسمبلی نے سنیتر اپوار کو قانون ساز پارٹی کا لیڈر منتخب کیے جانے کی حمایت کی۔ اس کے ساتھ ہی سنیتر اپوار این سی پی قانون ساز پارٹی کی لیڈر منتخب کر لی گئیں۔ اس میٹنگ میں 2 تجاویز خاص طور سے رکھی گئیں۔ پہلی تجویز سنیتر اپوار کو پارٹی لیڈر منتخب کیے جانے سے متعلق تھا، اور دوسری تجویز تھی پارٹی میں بھی فیصلہ لینے کا آئینی حق سنیتر اکو دیے جانے سے متعلق۔ دونوں تجاویز کو میٹنگ میں منظوری مل گئی۔

دہلی میں کینسر کا قہر، 20 سالوں میں تقریباً 1.1 لاکھ افراد کی موت

نئی دھلی (ایجنسی): حال ہی میں جاری ہوئے دہلی حکومت کے تازہ ترین اعداد و شمار راجدھانی میں کینسر کی سنگین اور تشویشناک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ پچھلے 20 سالوں میں کینسر سے مرنے والے ہر 3 میں سے ایک شخص کی عمر 44 سال سے کم رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بیماری اب صرف بوڑھوں تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ نوجوانوں اور کام کرنے کی عمر کے لوگوں کو بھی تیزی سے متاثر کر رہی ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران دہلی میں تقریباً 1.1 لاکھ افراد کی موت کینسر سے ہوئی ہے جن میں سے تقریباً 93,000 اموات اسپتالوں میں درج کی گئی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق سال 2005 میں جہاں کینسر سے ہونے والی اموات کی تعداد 2000 سے زیادہ تھی وہیں 2024 تک بڑھ کر تقریباً 7400 تک پہنچ گئی۔ حالانکہ یہ اضافہ ہر سال یکساں نہیں رہا۔ مثال کے طور پر 2011 میں کینسر سے ہونے والی اموات کی تعداد تقریباً 10,000 تک پہنچ گئی تھی جو اس بیماری کے بڑھتے ہوئے خطرے کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ عمر کے لحاظ سے دیکھیں تو 45 سے 64 سال کی عمر کے لوگ سب سے زیادہ متاثر ہوئے جن کی حصہ داری 41 فیصد سے زیادہ رہی۔ اس کے علاوہ 14 سال سے کم عمر کے بچوں حصہ داری تقریباً 8 فیصد اور 15 سے 24 سال کی عمر کے بچوں کی 8.5 فیصد رہی۔ ان 20 سالوں میں دہلی کے اسپتالوں میں 7,298 بچوں اور 5,415 نوجوانوں (24 سال سے کم) کی کینسر سے موت درج کی گئی۔

دہلی میں کینسر سے ہونے والی اموات میں سالانہ 7 فیصد کی اوسط شرح سے اضافہ ہوا ہے جو راجدھانی کی آبادی میں اضافے کی شرح سے 3 گنا زیادہ ہے۔ تمام اموات میں سے 90 فیصد سے زیادہ اسپتالوں میں ہوئیں اور 2018 میں یہ اندازہ تقریباً 98 فیصد تک پہنچ گیا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ بہتر رپورٹنگ اور علاج کے لیے اسپتالوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔ اصل تعداد کے لحاظ سے 2005 اور 2024 کے درمیان اسپتالوں میں 45 سے 64 سال کی عمر کے 38,481 افراد کی موت ہوئی جبکہ 25 سے 44 سال کے 18222 لوگوں نے کینسر کی وجہ سے اپنی جان گنوائی۔ صنفی بنیاد پر دیکھا جائے تو اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مردوں میں کینسر سے موت زیادہ درج کی گئی۔ اس عرصے کے دوران مردوں کی تقریباً 55,300 اور خواتین کی 37,600 سے زیادہ ادارہ جاتی اموات ہوئیں۔ حالانکہ عمر کا پیٹرن دونوں میں تقریباً یکساں ہی رہا۔ مردوں میں جہاں 45 سے 64 سال کی عمر میں تقریباً 40 فیصد اموات ہوئیں، وہیں خواتین میں 43 فیصد سے زیادہ اموات درج کی گئیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق 25 سے 44 سال کی عمر میں خواتین کی تعداد مردوں سے کچھ زیادہ رہی جس کا تعلق چھاتی اور سروائیکل کینسر جیسی بیماریوں سے بتایا جا رہا ہے۔

خواتین میں چھاتی کے کینسر سے 411 اور رحم کے کینسر سے 194 اموات درج کی گئیں۔ وہیں مردوں میں سانس کے کینسر سے 553 اور پروا سٹیٹ کینسر سے 117 اموات کی اطلاع ہے۔ تمباکو سے متعلق کینسر بھی موت کی ایک بڑی وجہ رہی۔ منہ کے کینسر سے مردوں میں 607 اور خواتین میں 214 اموات ہوئیں۔ اس کے علاوہ نظام ہضم سے متعلق کینسر جیسے معدہ، آنت اور لبلبہ نے بھی کافی تعداد میں جانیں لی ہیں۔

اڈیشہ میں عیسائیوں کیخلاف بڑھتی جارحیت

اڈیشہ میں 2024میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد سے جس طرح عیسائی اقلیت کے خلاف فرقہ پرست تنظیموں کی اشتعال انگیزی میں اضافہ ہوا ہے اس نے ریاست میں اس مذہبی اقلیت کے خلاف عرصہ حیات مزید تنگ کر دیا ہے۔حالانکہ یہ ریاست پہلے بھی عیسائیوں کے خلاف ہونے والے تشدد کے سبب خبروں میں رہی ہے، لیکن نوین پٹنائک کے وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے فرقہ پرستوں کوسماج میں نفرت کا زہر گھولنے کے مواقع کم ہی مل پاتے تھے۔نوین پٹنائک مرکز میں مودی سرکار کی حمایت کرنے کے باوجود فرقہ پرست عناصر کو اپنی ریاست میں قابو میں رکھنے میں کسی حد تک کامیاب رہے،اور ریاست میں 2008میں بڑے پیمانے پر ہوئے فسادات کے بعدانھوں نے ہی سنگھ پریوار اور بی جے پی کے اس میں ملوث ہونے کا الزام لگا کر اس کے ساتھ سیاسی اتحاد ختم کر دیا تھا۔

سراج نقوی

اڈیشہ میں 2024 میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد سے جس طرح عیسائی اقلیت کے خلاف فرقہ پرست تنظیموں کی اشتعال انگیزی میں اضافہ ہوا ہے اس نے ریاست میں اس مذہبی اقلیت کے خلاف عرصہ حیات مزید تنگ کر دیا ہے۔حالانکہ یہ ریاست پہلے بھی عیسائیوں کے خلاف ہونے والے تشدد کے سبب خبروں میں رہی ہے،لیکن نوین پٹنائک کے وزیراعلیٰ رہتے ہوئے فرقہ پرستوں کوسماج میں نفرت کا زہر گھولنے کے مواقع کم ہی مل پاتے تھے۔نوین پٹنائک مرکز میں مودی سرکار کی حمایت کرنے کے باوجود فرقہ پرست عناصر کو اپنی ریاست میں قابو میں رکھنے میں کسی حد تک کامیاب رہے،اور ریاست میں 2008 میں بڑے پیمانے پر ہوئے فسادات کے بعدانھوں نے ہی سنگھ پریوار اور بی جے پی کے اس میں ملوث ہونے کا الزام لگا کر اس کے ساتھ سیاسی اتحاد ختم کر دیا تھا۔

بہرحال ریاست میں عیسائیوں کو ان کی عبادت سے روکنے اور گرجا گھر پر حملہ کرنے کا تازہ واقعہ نبرنگ پور ضلع کے گاؤں کسینا سے متعلق ہے جہاں سخت گیر ہندو تنظیموں نے عیسائیوں کو گرجا گھر میں عبادت کرنے سے نہ صرف روکا بلکہ انکے ساتھ مار پیٹ کی گئی اور شرارتی عناصر گرجا گھر میں بھی گھس گئے۔ ان عناصر کا مطالبہ ہے کہ یہ عیسائی 'گھر واپسی' کرتے ہوئے ہندو مذہب میں آئیں۔الزام ہے کہ ان کا جبراً مذہب تبدیل کرایا گیا ہے۔واقعہ اس طرح ہے کہ 25 جنوری کو ہندو انتہاپسندوں کی ایک بھیڑ نے لاؤڈ اسپیکر پر عیسائیوں کو دھمکیاں دیں کہ اگر انھوں نے چرچ میں اپنی مذہبی سرگرمیاں جاری رکھیں تو چرچ کو مسمار کر دیا جائیگا،اور گاؤں میں رہنے والے 30 عیسائی کنبوں کو گاؤں سے باہر نکال دیا جائیگا۔واضح رہے کہ اس گاؤں میں تقریباً ڈھائی سو گھر ہندوؤں کے ہیں اور یہ سب سنگھی آقاؤں کی سرپرستی میں گاؤں کی عیسائی اقلیت کے خلاف نفرت اور تشدد کا بازار گرم کر کے ماحول خراب کرنے پر آمادہ ہیں۔جہاں تک پولیس یا مقامی انتظامیہ کا تعلق ہے تو اس نے بھی فرقہ پرست تنظیموں کی حرکتوں کے تعلق سے چشم پوشی اختیار کر لی ہے، اور شرپسند عناصر کو علاقے کا ماحول خراب کرنے کی غیر اعلانیہ طور پر چھوٹ دے دی ہے۔شرپسندوں کا مطالبہ ہے کہ چرچ کو گاؤں سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ عناصر عیسائی اقلیت کو گاؤں میں نہیں رہنے دینا چاہتے اور شائد پولیس بھی ان عناصر کی خاموش حمایتی ہے۔اگر ایسا نہ ہوتا تو عیسائیوں کو دھمکیاں دینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی۔گاؤں کے ہی ایک شخص نے ایک موقر انگریزی اخبار کے رپورٹر کو بتایا کہ جب گرجا گھر میں عبادت کی مخالفت کرنے والوں سے پوچھا گیا کہ چرچ میں عبادت کیوں بند کی جائے تو ملزمان نے چرچ سے تمام عیسائیوں کو نکال کر باہر سے تالا لگا دیا۔فرقہ پرست عناصر نے ان عیسائیوں کو ہندو مذہب میں واپسی کی وارننگ بھی دی۔اس کے ایک دن بعد فرقہ پرستوں کی بھیڑ نے دو عیسائی نوجوانوں کے ساتھ مار پیٹ کی۔اس کے خلاف متعلقہ تھانے میں شکایت بھی درج کرائی گئی لیکن پولیس نے بھی اتنے سنگین معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیا،اور اس طرح مقامی عیسائیوں کو زد و کوب کرنے کی ہندو تنظیموں کی کوششوں کی بالواسطہ طور پر حوصلہ افزائی کی گئی۔متعلقہ تھانے کے انچارج نے میڈیا کے سامنے دعویٰ کیا کہ پولیس کو اس معاملے میں کوئی باقاعدہ شکایت نہیں ملی ہے،لیکن دوسری طرف یہ دعویٰ بھی پولیس کی طرف سے کیا گیا کہ واقعات کا علم ہونے پر حالات کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس فورس کو تعینات کر دیا گیا ہے۔انتظامیہ نے فریقین کے چند افراد پر مشتمل ایک امن کمیٹی بنانے کا بھی دعویٰ کیا ہے،لیکن انتظامیہ کی جانبداری کا اندازہ اس معاملے پر ضلع مجسٹریٹ کے موقف سے لگایا جا سکتا ہے۔موصوف کا کہنا ہے کہ دراصل بھیڑ اس مکان پر معترض تھی کہ جسے مبینہ طور پر ناجائز زمین پر قبضہ کر کے بنایا گیا تھا اور جس کے ایک حصے کا استعمال عبادتگاہ یا گرجا گھر کے طور پر ہو رہا تھا۔سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ضلع مجسٹریٹ کا یہ کہنا درست ہے تو پھر ضلع انتظامیہ نے اس معاملے کو پہلے مرحلے میں ہی کیوں حل نہیں کیا،اور کیوں اس تنازعے کو آگے بڑھنے دیا گیا؟ ظاہر ہے یہ بیان ہندو انتہا پسند عناصر کے موقف کو تقویت بخشنے اور عیسائی اقلیت کو غلط ثابت کرنے کے مترادف ہے،اور اس بات کا ثبوت ہے کہ انتظامیہ کو اعلیٰ سطح سے ہدایات مل رہی ہیں۔معاملے کا دوسرا پہلو جو انتظامیہ کی جانبداری ثابت کرتا ہے یہ ہے کہ بقول ضلع مجسٹریٹ ''امن کمیٹی کے فیصلے کے مطابق عبادتگاہ کو منتقل کرنے کے لیے پندرہ دن کا وقت دیا گیا ہے اور فریقین سے کہا گیا ہے کہ وہ آپسی رضامندی سے مسئلہ حل کریں اور پہلے کی طرح مذہبی رواداری کے ساتھ رہیں۔لیکن سوال یہ ہے کہ جب ایک فریق کو اس بات کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی عبادتگاہ منتقل کر دے تو پھر آپسی رواداری کے نام پر کرنے کو رہ ہی کیا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ انتظامیہ دباؤ ڈال کر عیسائیوں کو گاؤں میں عبادت کے حق سے محروم کرنا چاہتی ہے۔یہی سبب ہے کہ 'راشٹریہ عیسائی مورچہ(اڈیشہ یونٹ) کے جنرل سکریٹری پلّو لیما نے الزام لگایا ہے کہ ایسے واقعات جان بوجھ کر مشتعل کرنے والے ہیں اور یہ صف بندی کی ایک سوچی سمجھی کوشش ہے۔

لیما کا یہ بھی الزام ہے کہ اس معاملے میں قبائلیوں کو ہی قبائلیوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔یعنی فرقہ پرست عناصر مذہب کے نام پر قبائلیوں کے درمیان انتشار اور نفرت پیدا کرنے کا کھیل کھیل رہے ہیں۔یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس معاملے سے کچھ دن پہلے اڈیشہ میں ہی ایک پادری پر گاؤں میں عبادت کرنے کے الزام میں ہندوتو وادیوں کے ذریعہ حملہ کیا گیا تھا۔یہ پادری ایک دعائیہ جلسہ کرا رہے تھے کہ فرقہ پرستوں کی ایک بے لگام بھیڑ نے نہ صرف دعائیہ تقریب رکوادی، بلکہ انتہائی توہین آمیز انداز میں پادری کے ہاتھ باندھ کر انھیں ڈنڈوں سے پیٹا،چپلوں کا ہار انھیں پہنایا اور جبراً گوبر تک کھانے کے لیے مجبور کیا۔حالانکہ اس معاملے کی گونج جب قومی اور بین الاقوامی سطح پر سنائی دی تو گزشتہ اکیس جنوری کو 9 افراد کو حراست میں لیا گیا،لیکن اس کے باوجود ریاست میں عیسائی اقلیت کو ستانے اور ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کا مذکورہ واقعہ پیش آ گیا،اور اب گاؤں سے چرچ کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی بات ہو رہی ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کے سامنے پولیس اور انتظامیہ نے بھی خود سپردگی کر دی ہے۔

دراصل اس معاملے کا سب سے اہم پہلو جو پولیس اہلکاروں اور ضلع انتظامیہ کے رول پر سوال کھڑے کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اڈیشہ پہلے سے ہی ہندو عیسائی تنازعہ کے لیے بدنام رہا ہے۔ 2008 میں ریاست کے کندھمال ضلع میں بڑے پیمانے پر ہندو عیسائی فسادات ہوئے تھے۔ان فسادات میں بھی ہندو فرقہ پرست عناصر نے عیسائیوں کے قتل عام جیسے حالات پیدا کر دیے تھے،اور تقریباً 100 سے زیادہ عیسائی ان فسادات میں مارے گئے تھے، جبکہ ہزاروں بے گھر ہو گئے تھے۔اس وقت ریاست میں بیجو جنتا دل کے نوین پٹنائک وزیر اعلیٰ تھے،اور انھوں نے ہی بی جے پی اور سنگھ پریوار پر ان فسادات میں ملوث ہونے کا الزام لگاتے ہوئے اس کے ساتھ اپنا سیاسی محاذ توڑنے کا علان کر دیا تھا،لیکن اسے کرسی کے لالچ کے سوا کیا کہا جائے کہ بعد میں جب مودی حکومت آئی تو ان کا سیکولرزم بھی کرسی کے لالچ کی بھینٹ چڑھ گیا اور انھوں نے باقاعدہ این ڈی اے میں شامل نہ ہونے کے باوجود قدم قدم پر مودی حکومت کی حمایت کی۔یہ سلسلہ اسی وقت ختم ہوا کہ جب بی جے پی نے ان کی پارٹی کو بھی ہر طرح کے حربے آزما کر ریاستی الیکشن میں شکست دے دی اور اپنی حکومت قائم کر لی۔ظاہر ہے جو حکومت مذاہب کے درمیان منافرت پھیلانے اپنے غیر اعلانیہ ایجنڈے پر چل رہی ہو اس میں یہ امید کس طرح کی جا سکتی ہے کہ کسی مذہبی اقلیت کے ساتھ انصاف کیا جا سکتا ہے۔زیر بحث معاملے کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔اس لیے کہ ریاست میں بی جے پی حکومت بننے کے بعد اس طرح کے واقعات میں مزید تیزی آئی ہے۔کیونکہ ریاست کی زیادہ تر عیسائی آبادی دلت اور قبائلی طبقات پر مشتمل ہے،لہٰذا عیسائی مخالف منافرت کا شکار بھی سب سے زیادہ ان طبقات کو ہی ہونا پڑا ہے۔صرف عیسائی ہی نہیں ریاست کی مسلم اقلیت کو بھی بی جے پی حکومت بننے کے بعد تشدد کا شکار ہونا پڑا ہے۔گزشتہ برس ہی مکان گری علاقے میں ایک جلسے پر عبادت کے دوران تقریباً چار سو افراد نے حملہ کر کے ماحول خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔گزشتہ سال ہی ایک اور واقعے میں ایک عیسائی پادری کو جبراً گوبر کھلانے کی کوشش کی گئی تھی۔غرضکہ اس طرح کے واقعات کی ایک طویل فہرست ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاست میں جب سے بی جے پی کی حکومت برسر اقتدار آئی ہے تب سے ہی عیسائی اقلیت پت مظالم کا سلسلہ بھی بڑھ گیا ہے،اور ریاست سے لیکر مرکز تک کی حکومتوں کی اس معاملے میں غیر اعلانیہ رضامندی فرقہ پرست عناصر کو حاصل ہے۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

دعوت ڈبیٹ پر مقدم ہے

ڈاکٹر محمد طارق ایوبی

(بقیہ)

اور حکمت وموعظت الگ ہے" اس آیت کی تفسیر میں مفتی شفیع عثمانیؒ لکھتے ہیں! "اس آیت میں دعوت وتبلیغ کا مکمل نصاب،اس کے اصول اور آداب کی پوری تفصیل چند کلمات میں سموئی ہوئی ہے تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت ہرم ابن حیان کی موت کا وقت آیا تو عزیزوں نے درخواست کی کہ ہمیں کچھ وصیت فرمائیے تو فرمایا کہ وصیت تو لوگ اموال کی کیا کرتے ہیں وہ میرے پاس ہے نہیں لیکن میں تم کو اللہ کی آیات خصوصاً سورۂ نحل کی آخری آیتوں کی وصیت کرتا ہوں، کہ ان پر مضبوطی سے قائم رہو،وہ آیات یہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔دعوۃ کے لفظی معنی بلانے کے ہیں،انبیاء علیہم السلام کا پہلا فرض منصبی لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے، پھر تمام تعلیمات نبوت و رسالت اسی دعوت کی تشریحات ہیں،قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص صفت داعی الی اللہ ہونا ہے، {وَّدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا } (احزاب /۴۶) { يُقَوْمَنَا أَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللهِ} (احقاف : ۳۱) ۔امت پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر دعوت الی اللہ کو فرض کیا گیا ہے،سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے : {وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ } (آل عمران: ۱۰۴)" تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونا چاہئی جو لوگوں کو خیر کی طرف دعوت دے (یعنی) نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور ایک آیت میں ارشاد ہے: { وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى الله } " گفتار کے اعتبار سے اس شخص سے اچھا کون ہو سکتا ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا"۔تعبیر میں کبھی اس لفظ کو دعوت الی اللہ کا عنوان دیا جاتا ہے اور کبھی دعوت الی الخیر کا اور کبھی دعوت الی سبیل اللہ کا حاصل سب کا ایک ہے کیونکہ اللہ کی طرف بلانے سے اس کے دین اور صراط مستقیم ہی کی طرف بلانا مقصود ہے۔ "إِلى سَبِيْلِ رَبِّكَ " اس میں اللہ جل شانہ کی خاص صفت رب، اور پھر اس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اضافت میں اشارہ ہے کہ دعوت کا کام صفتِ ربوبیت اور تربیت سے تعلق رکھتا ہے، جس طرح اللہ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت فرمائی، آپ کو بھی تربیت کے انداز سے دعوت دینا چاہئے، جس میں مخاطب کے حالات کی رعایت کر کے وہ طرز اختیار کیا جائے کہ مخاطب پر بار نہ ہو اور اس کی تاثیر زیادہ سے زیادہ ہو،خود لفظ دعوت بھی اس مفہوم کو ادا کرتا ہے کہ پیغمبر کا کام صرف اللہ کے احکام پہونچا دینا اور سنا دینا نہیں بلکہ لوگوں کو ان کی تعمیل کی طرف دعوت دینا ہے اور ظاہر ہے کہ کسی کو دعوت دینے والا اس کے ساتھ ایسا خطاب نہیں کیا کرتا جس سے مخاطب کو وحشت ونفرت ہو یا جس میں اس کے ساتھ استہزاء وتمسخر کیا گیا ہو"۔(معارف القرآن/ج5/ص-420)

مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں! "حکمت" سے مراد یہاں دلائل وبراہین ہیں اور" موعظت حسنہ" سے مشفقانہ انداز میں تذکیر وتنبیہ، دعوتِ دین میں یہی دو چیزیں اصول کا رکی حیثیت رکھتی ہیں، آدمی جو بات بھی کہے دلیل وبرہان کی روشنی میں کہے اور انداز دھونس جمانے کا نہیں بلکہ اس کے سچے جذبہ خیر خواہی و ہمدردی کا غماز ہوتا کہ مخاطب بدکنے کے بجائے اس کی باتوں کو سنے اور ان پر غور کرنے کی طرف مائل ہو اگر چہ ہٹ دھرم لوگ اس سے بھی نہیں پسیجتے، لیکن خیر و برکت کا طریقہ یہی ہے۔ (تدبر قرآن-ج/۴ص/۴۶۳)۔

مولانا سید ابو الاعلی مودودی کی تشریح بھی پڑھ لیجیے! " یعنی اس کی نوعیت محض مناظرہ بازی اور عقلی کشتی اور ذہنی دنگل کی نہ ہو،اس میں کج بحثیاں اور الزام تراشیاں اور چوٹیں اور پھبتیاں نہ ہوں،اس کا مقصود حریف مقابل کو چپ کر دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو،اعلیٰ درجہ کا شریفانہ اخلاق ہو،معقول اور دل لگتے دلائل ہوں،مخاطب کے اندر ضد اور بات کی پیچ اور ہٹ دھرمی پیدا نہ ہونے دی جائے، سیدھے سیدھے طریقے سے اس کو بات سمجھانے کی کوشش کی جائے اور جب محسوس ہو کہ وہ کج بحثی پر اتر آیا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ گمراہی میں اور زیادہ دور نہ نکل جائے۔ (تفہیم القرآن-ج/۲/۵۸۲)

آیت مذکورہ میں دعوت کو جدال پر مقدم رکھا گیا ہے اور جدال کو احسن سے مقید کیا گیا ہے، اتنی بات ظاہر ی عبارت سے واضح ہے، آگے ذرا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی یہ تصریح بھی پڑھیے!"اوّل حکمت ، دوسرے موعظ حسن، تیسرے مجادل بالتی ھی احسن بعض حضرات مفسرین نے فرمایا کہ یہ تین چیزیں مخاطبین کی تین (۳) قسموں کی بنا پر ہیں، دعوت بالحکمۃ، اہل علم وفہم کے لئے، دعوت بالموعظۃ عوام کے لئے مجادلہ ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں شکوک وشبہات ہوں، یا جو عناد اور ہٹ دھرمی کے سبب بات ماننے سے منکر ہوں"۔(معارف القرآن-ج۵ص/۴۰۷-۴۰۹)

" تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھیان دیا جائے تو ہر تعلیم ودعوت میں اسی طرح کے آداب واصول ملیں گے، آج کل اول تو دعوت واصلاح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی طرف دھیان ہی نہ رہا اور جو اس میں مشغول بھی ہیں انھوں نے صرف بحث ومباحثہ اور مخالف پر الزام تراشی، فقرے کسنے اور اس کی تحقیر وتوہین کرنے کو دعوت وتبلیغ سمجھ لیا ہے، جو خلاف سنت ہونے کی وجہ سے کبھی مؤثر ومفید نہیں ہوتا، وہ سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم نے اسلام کی بڑی خدمت کی اور حقیقت میں وہ لوگوں کو متنفر کرنے کا سبب بن رہے ہیں"۔(معارف القرآن-ج۵ص/۴۱۷)

آیت مذکورہ کی تفسیر میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اصل مقصود شرعِ دعوت الی اللہ ہے، جس کے دو (۲) اصول ہیں، حکمت اور موعظت حسنہ، مجادلہ کی صورت بھی سر آ پڑے تو اس کے لئے بھی اس کی قید لا کر اجازت دیدی گئی ہے، مگر وہ حقیقۃً دعوت کا کوئی شعبہ نہیں بلکہ اس کے منفی پہلو کی ایک تدبیر ہے جس میں قرآن کریم نے بالتی ھی احسن کی قید لگا کر جس طرح یہ بتلا دیا ہے کہ وہ نرمی، خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبے سے ہونا چاہئے اور اس میں دلائل واضحہ مخاطب کے مناسب حال بیان کرنا چاہئے مخاطب کی توہین وتحقیر سے کلی اجتناب کرنا چاہئے، اسی طرح اس کے احسن ہونے کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ خود متکلم کے لئے معترنہ ہو جائے کہ اس میں اخلاق رذیلہ حسد، بغض، تکبر، جاہ پسندی وغیرہ پیدا نہ ہو جائیں، جو باطنی گناہ کبیرہ ہیں اور آج کل کے بحث و مباحثہ، مناظرہ مجادلہ میں شاذ و نادر ہی کوئی اللہ کا بندہ ان سے نجات پائے تو ممکن ہے ورنہ عادۃً ان سے بچنا سخت دشوار ہے۔امام غزالیؒ نے فرمایا کہ جس طرح شراب ام الخبائث ہے کہ خود بھی بڑا گناہ ہے اور دوسرے بڑے بڑے جسمانی گناہوں کا ذریعہ بھی ہے، اسی طرح بحث ومباحثہ میں جب مقصود مخاطب پر غلبہ پانا اور اپنا علمی فوق لوگوں پر ظاہر کرنا ہو جائے تو وہ بھی باطن کیلئے ام الخبائث ہے، جس کے نتیجہ میں بہت سے روحانی جرائم پیدا ہوتے ہیں، مثلاً حسد، بغض، تکبر، غیبت، دوسرے کے عیوب کا تجسس، اس کی برائی سے خوشی اور بھلائی سے رنجیدہ ہونا، قبول حق سے استکبار، دوسرے کے قول پر انصاف واعتدال کے ساتھ غور کرنے کے بجائے جواب دہی کی فکر خواہ اس میں قرآن وسنت میں کیسی ہی تاویلات کرنا پڑیں۔یہ تو وہ مہلکات ہیں جن میں باوقار علماء بھی مبتلا ہوتے ہیں اور معاملہ جب ان کے متبعین میں پہونچتا ہے تو دست و گریبان اور جنگ وجدال کے معرکے گرم ہو جاتے ہیں، انا للہ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا:"علم تو اہل علم وفضل کے مابین ایک رحم متصل (رشتہ اخوت وبرادری) ہے تو وہ لوگ جنھوں نے علم ہی کو عداوت بنا لیا ہے، وہ دوسروں کو اپنے مذہب کی اقتدا کی دعوت کسی طرح دیتے ہیں، ان کے پیش نظر دوسرے پر غلبہ پانا ہی ہے تو پھر ان سے باہمی انس و مودت اور مروت کا تصور کیسے کیا جا سکتا ہے اور ایک انسان کے لئے اس سے بڑھ کر شر اور برائی اور کیا ہوگی کہ وہ اسکو منافقین کے اخلاق میں مبتلا کر دے اور مؤمنین ومتقین کے اخلاق سے محروم کر دے۔امام غزالیؒ نے فرمایا کہ علم دین اور دعوتِ حق میں اشتغال رکھنے والا یا تو اصولِ صحیحہ کے تابع اور مہلک خطرات سے مجتنب رہ کر سعادت ابدی حاصل کر لیتا ہے یا پھر اس مقام سے گرتا ہے تو شقاوتِ ابدی کی طرف جا تا ہے، اس کا درمیان میں رہنا بہت مستعد ہے، کیونکہ جو علم نافع نہ ہو وہ عذاب ہی ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"**أشد الناس عذاباً يوم القيمة عالم لم ينفعه الله بعلمه** " سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے دن وہ عالم ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالی نے اسکو نفع نہ بخشا ہو"۔(معارف القرآن-ج ۵ص/ 418و419)یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ جدال احسن کی تلقین قرآن نے بار بار کی ہے، ارشاد باری ہے: وَ لَا تُجَادِلُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ (عنکبوت-46)

صاحب تدبر قرآن تحریر فرماتے ہیں!

"اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ -عام طور پر لوگوں نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ اہل کتاب میں سے جو شریر اور مناظرہ باز ہیں، ان کے ساتھ طریقِ احسن کی پابندی ضروری نہیں ہے، ان کو ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے لیکن میرے نزدیک یہ استثنائے منقطع ہے، اس وجہ سے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ رہے وہ جو ان میں سے شریر اور مناظرہ باز ہیں، تو ان کو سرے سے منہ ہی نہ لگاؤ، قرآن کے نظائر سے اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے، قرآن میں جگہ جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضدی اور کج فہم مناظرہ بازوں اور کٹ حجتی کرنے والوں سے اعراض کی ہدایت فرمائی گئی ہے، سورۂ کہف میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ جو ہٹ دھرم بات سمجھنا نہیں چاہتے ان سے اول تو تعرض ہی نہ کرو اور اگر کبھی بحث کی نوبت آ ہی جائے تو بات ٹالنے (مراء ظاہر) کے انداز میں گفتگو کرو، حضرت انبیاء علیہم السلام اور صالحین کا طریقۂ بحث و دعوت ہمیشہ یہی رہا ہے اور یہی طریقہ خیر و برکت کا طریقہ ہے، شریروں اور کج فہموں کے جواب میں انھیں کی سی روش اختیار کر لینا اور الزام کا جواب الزام اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینا نہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے"۔(تدبر قرآن-ج/۶/۵۵)

صاحب تفہیم کی یہ دل لگتی تشریح دیکھیے! ان فقروں میں اللہ تعالیٰ نے خود اس عمدہ طریق بحث کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جسے تبلیغ حق کی خدمت انجام دینے والوں کو اختیار کرنا چاہیے اس میں یہ سکھایا گیا ہے کہ جس شخص سے تمہیں بحث کرنی ہو اس کی گمراہی کو بحث کا نقطۂ آغاز نہ بناؤ بلکہ بات اس سے شروع کرو کہ حق وصداقت کے وہ کونسے اجزاء ہیں جو تمہارے اور اس کے درمیان مشترک ہیں یعنی آغاز کلام نکاتِ اختلاف سے نہیں بلکہ نکاتِ اتفاق سے ہونا چاہیے، پھر انہی متفق علیہ امور سے استدلال کر کے مخاطب کو یہ سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ جن امور میں تمہارے اور اس کے درمیان اختلاف ہے، ان میں تمہارا مسلک متفق علیہ بنیادوں سے مطابقت رکھتا ہے اور اس کا مسلک ان سے متضاد ہے۔(تفہیم القرآن-ج-۳/ص/۷۰۹و۷۱۰)

مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں!

"وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا -یعنی اہل کتاب سے بحث و مباحثہ کی نوبت آوے تو مجادلہ بھی ایسے طریقہ سے کرو جو بہتر ہو مثلاً سخت بات کا جواب نرم الفاظ سے، غصہ کا جواب برد باری سے، جاہلانہ شور وشغب کا جواب باوقار گفتگو سے، إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا، مگر وہ لوگ جنھوں نے تم پر ظلم کیا کہ تمہاری باوقار نرم گفتگو اور دلائلِ واضحہ کے مقابلہ میں ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیا تو وہ اس احسان کے مستحق نہیں رہے بلکہ ایسے لوگوں کا جواب تر کی بہ تر کی دیا جائے تو جائز ہے اگر چہ اولیٰ اور بہتر اس وقت بھی یہی ہے کہ ان کی بدخوئی کا جواب بدخوئی سے اور ظلم کا جواب ظلم سے نہ دیں بلکہ کج خلقی کے جواب میں خوش خلقی کا اور ظلم کے جواب میں انصاف کا مظاہرہ کریں، جیسا کہ دوسری آیاتِ قرآن میں اس کی تصریح ہے: (وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ۔وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۔إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۔(نحل -126-128)

" اور اگر بدلہ لینے یا سزا دینے کی نوبت آئے تو تمہارے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے بدلہ اسی طرح کا ہونا چاہیئے اور اگر صبر وتحمل سے کام لے کر (معاف کر دو) تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے۔اور صبر سے کام لیا کرو، (حق پر جمنے اور باطل سے دور رہنے کی مشق رکھنا چاہیئے) اور یہ صفتِ صبر اللہ ہی کے فضل سے نصیب ہوتی ہے اور ان (نہ ماننے والوں) پر غم کھانے کی ضرورت نہیں ہے اور ان کی سازشوں سے دل تنگ نہیں کرنا ہے(مناسب اقدامات کرنے ہیں اور اللہ پر بھروسہ رکھنا ہے) اللہ پرہیز گاروں اور نیکوں کاروں کے ساتھ ہے"۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ منہج نبوی اور اسلامی مزاج میں اصل شے دعوت ہے، دعوت ہی انقلاب کی بنیاد رکھتی ہے، علانیہ دعوت کے بعد مخالفین کی مخالفت اور پروپیگنڈہ کا دور شروع ہوتا ہے، پھر وہ مخالفت مزاحمت میں تبدیل ہوتی ہے، اہل حق کو قربانیاں پیش کرنی پڑتی ہیں، کبھی ہجرت بھی مقدر ہوتی ہے کبھی صلح کرنی پڑتی ہے تو کبھی جہاد بھی کرنا پڑتا ہے اور پھر نصرت خداوندی کا نزول ہوتا ہے، نتیجہ میں غلبہ واستحکام حاصل ہوتا ہے اور پھر لوگ جوق در جوق حق کی طرف رجوع ہوتے ہیں وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ ۚ أَفْوَاجًا کا نظارہ ہوتا ہے اسی کار دعوت کے لیے اگر ضرورت پڑتی ہے تو مجادلہ بھی ہوتا ہے مگر بطریق احسن کی شرط کے ساتھ ہوتا ہے اور فلسفہ وکلام کی تیاری بھی اسی دعوتی نقطہ نظر سے ہوتی ہے، متکلمین اسلام نے اسی غرض سے علم کلام کے دفتر تیار کر دیے ہیں، جن کو پڑھنے پڑھانے کا مقصد تفہیم ودعوت ہی ہونا چاہیے، اظہار تعلّی یا فتح وشکست کی نفسیات نہیں کیونکہ اس نفسیات کے ساتھ مناظرہ بازی تفہیم کی راہ ہموار نہیں کرتی بلکہ مدعو کو عام مخاطب سمجھ کے محض لاجواب کرنے کے لیے اسکے منہ میں اپنی زبان رکھی جاتی ہے، جس کے نتیجہ میں صرف انتشار وتنفر پیدا ہوتا ہے اور اصلاح کے امکانات معدوم ہوتے چلے جاتے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔''جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

گھر میں نماز، پھر بھی اعتراض؟ عقیدے کے احترام کا سوال

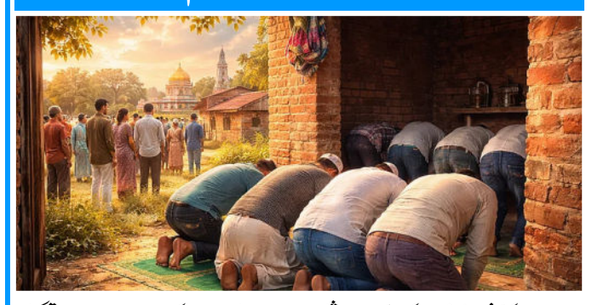

میڈیا کی سنسنی خیز خبروں کی بھوک اور سوشل میڈیا سے ملنے والی اس کی غذا نے ایسا منظر نامہ تشکیل دے دیا ہے کہ صحیح اور غلط، جائز اور ناجائز، معمولی اور اہم، سب کچھ گڈ

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اترپردیش

اللہ تعالیٰ نے قرآن کو انسانوں کیلئے ہدایت کا وسیلہ بنایا ہے: قاضیٔ شہر حافظ عبدالقدوس ہادی

کانپور (پریس ریلیز):
قرآن مجید کی برکتیں بہت زیادہ اور عظیم ہیں۔ قرآن نہ صرف مسلمانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے بلکہ یہ روحانیت، اخلاقیات اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں بہت بڑی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو ہدایت دینے والا کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو انسانوں کے لئے ہدایت کا وسیلہ بنایا ہے، جو ان کو سیدھی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ کتاب کسی شک و شبہ کے بغیر ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے"۔ قرآن پڑھنے سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور انسان کی روح کو سکون پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو دلوں کی بیماریوں کا علاج قرار دیا ہے۔ قرآن میں موجود دعائیں اور آیات انسان کی زندگی میں کامیابی، امن، سکون اور کامیاب دنیا و آخرت کی ضمانت فراہم کرتی ہیں۔ قرآن مجید میں دعاؤں کا ایک اہم مجموعہ موجود ہے جو اللہ سے مدد کی درخواست کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ مذکورہ خطاب قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے مدرسہ جمال العلوم واجد پور جنتا نمبر بائی پاس اناؤ میں منعقد ہوئے جلسہ اصلاح معاشرہ و دعائیہ تقریب سے کیا۔ اس موقع پر مولانا امین الحق عبد اللہ قاسمی ناظم مدرسہ فرید العلوم جاج مؤ کانپور نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج اگر مسلم قوم قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمیں نیچا نہیں دکھا سکتی، چونکہ قرآن واحد ایسی کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر طریقے سے جینے کا سبق سکھایا ہے۔ مفتی محمد معاذ قاسمی استاذ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور نے کہا کہ قرآن انسان کی جسمانی اور ذہنی بیماریوں کا علاج ہے۔ قرآن مجید ہر دور اور ہر موقع پر انسانوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ چاہے وہ فرد کی ذاتی زندگی ہو یا اجتماعی مسائل، قرآن مجید ہر جگہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید انسان کو اپنی آخرت کے لئے تیاری کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس میں جنت کی بشارتیں اور دوزخ کی وعیدیں موجود ہیں، جو انسان کو نیک عمل کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ کتاب انسانوں کے لیے ایک معجزہ ہے، جو ہر دور میں اپنی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔ اس موقع پر مفتی عثمان ندوی امام وخطیب مشرقی مسجد جاج مؤ کانپور نے کہا کہ قرآن مجید میں تمام علوم کا احاطہ کیا گیا ہے، جو انسان کے علم میں اضافہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔

قرآن انسان کو مادی اور روحانی علم فراہم کرتا ہے جس کی بنیاد پر وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ تقریب میں ۸ / حفاظ کے سروں پر دستار باندھی گئی۔ نعتیہ اشعار مفتی طارق جمیل قاسمی و محمد مسعود نے پڑھے۔ نظامت کے فرائض مولانا اسعد اللہ رشیدی ناظم تعلیمات مدرسہ ہٰذا نے انجام دئے۔ تقریب کی نگرانی حافظ صدر الزماں نائب امام مشرقی مسجد جاج مؤ کانپور نے کی۔ اس موقع پر مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی، مولانا ابوبکر ہادی قاسمی، حافظ شاہد جمال، قاری عبد المعید چودھری، مولانا فرید قاسمی، حافظ ہلال، سعد حاتم کے علاوہ کثیر تعداد میں علاقائی عوام موجود تھے۔

راشٹریہ پتر کارا ایکتا سنگھ کے زیر اہتمام عیدگاہ کمیٹی کے صدر حاجی محمد عمیر قدوائی اور معروف معالج ڈاکٹر فرخ حسین قدوائی کو اعزاز سے نوازہ گیا

بارہ بنکی (نامہ نگار)
راشٹریہ پتر کارا ایکتا سنگھ کے زیر اہتمام بے لوث سماجی خدمات انجام دینے والوں کو اعزاز سے نوازے جانے کی تقریب میں عیدگاہ کمیٹی کے صدر حاجی محمد عمیر قدوائی اور معروف معالج ڈاکٹر فرخ حسین قدوائی کو اعزاز سے نوازہ گیا۔

حاجی محمد عمیر قدوائی گذشتہ 15 برس سے شہر کی واحد عیدگاہ کمیٹی کے صدر ہیں وہ عیدگاہ کو وسیع کرنے کے لئے مسلسل ٹھوس اقدامات کر رہے ہیں۔ وہ سماجی تنظیم سیوا سوسائٹی کے بھی صدر ہیں انہوں کو وڈ کے دور میں پریشان حال لوگوں کی مدد کی نیز ڈاکٹر فرخ قدوائی مسلسل 24 گھنٹے مریضوں کے علاج کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ وہ میدانتا اسپتال کے علاوہ بارہ بنکی میں بھی مریضوں کو علاج و معالجہ کی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ سنگھ نے ضلع مجسٹریٹ ششانک ترپاٹھی اور ایس پی ارپت وجے ورگیہ کو ایس آئی آر اور امن و امان قائم رکھنے کے لئے ملنے والے ریاستی حکومت کے اعزاز کے لئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ ضلع صدر محمد احمد کی صدارت میں ہونے والی تقریب کو ارشد جمال ریاستی سکریٹری، صغیر عثمان اللہ، عثمان چودھری نے بھی خطاب کیا۔

گاڑی چلانے والوں کی چھوٹی سی لاپرواہی سے کسی کی جان جاسکتی ہے: راج کمار سنگھ

ایک ماہ تک چلنے والے سڑک تحفظ مہم میں تعاون کرنے والے افراد و سماجی کارکنان کو اعزاز سے نوازا گیا

بارہ بنکی (نامہ نگار)
سڑک پر گاڑیاں چلانے والوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بہت ہی سوچ سمجھ کر گاڑی چلانا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ایک چھوٹی سی لاپرواہی سے کسی کی جان جاسکتی ہے کیونکہ اگر ''سادھانی ہٹی تو درگھٹنا گھٹی''، معمولی باتوں پر توجہ دینے سے سڑک حادثات روکے جاسکتے ہیں۔ مذکورہ خیالات آج گذشتہ یکم جنوری سے شروع ہوکر 31 جنوری کو اختتام پذیر ہونے والے قومی سڑک تحفظ مہینے پر ہونے والی تقسیم انعامات تقریب کو خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی ایڈیشنل کمشنر ٹرانسپورٹ راج کمار سنگھ نے ظاہر کئے۔ اس مہینے کے دوران مہم میں تعاون فراہم کرنے والے اشخاص، سماجی کارکنان کو اعزاز سے نوازا گیا۔

تقریب کو خطاب کرتے ہوئے اے آر ٹی او مسز انکتا شکلا نے کہا کہ زندگی انمول ہے اسکی حفاظت لازمی ہے اس لئے ہر شہری کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ غلط طریقے سے گاڑی چلانے والوں کو بیدار کرے تاکہ انکی زندگی محفوظ رہ سکے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ٹریفک ضابطوں کی نہ صرف از خود پابندی کریں بلکہ دوسروں کو بھی ٹریفک اصولوں کی پابندی کے لئے آمادہ کریں۔ انہوں نے تقریب میں موجود سب ہی لوگوں کو ٹریفک ضابطوں کی پابندی کرنے کا حلف دلایا جبکہ انہوں نے قومی شاہراہ پر بغیر ہیلمٹ دو پہیہ گاڑی چلانے والوں اور بغیر سیٹ بیلٹ لگائے کار چلانے والوں کو گلاب کے پھول ہیلمٹ پیش کر کے انہیں آئندہ ٹرافک ضابطوں کی پابندی کے لئے آمادہ کیا۔ تقریب کو روڈ ٹیکس افسر روی چند تیاگی، ایڈیشنل اے آر ٹی او بلونت سنگھ یادو، سرکل افسر ٹریفک آلوک پاٹھک، ضلع بیسک شکشا ادھیکاری نوین کمار پاٹھک نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر انچارج ٹریفک پولس رام یتن یادو، پرنسپل گورنمنٹ گرلس انٹر کالج ڈاکٹر پونم سنگھ، ریڈ کراس کے ضلع صدر سیلندر سنگھ سمیت دوسرے معززین موجود تھے۔

مدرسہ دارالعلوم غریب نواز رضا نگر پیر بٹاون میں جلسہ دستار بندی 3 فروری کو

بارہ بنکی (نامہ نگار):
مدرسہ دارالعلوم غریب نواز رضا نگر پیر بٹاون میں آئندہ 3 فروری کو جلسہ دستار بندی کے ساتھ سر کار اویس قرنی کانفرنس منعقد ہوگی جسکی سرپرستی سید گلزار شاہ اسمٰعیلی واسطی کریں گے۔ مدرسہ کے منیجر قاری محمد رفیق عالم قادری نے بتایا کہ خصوصی خطاب مفتی مسیح الدین حشمتی اور مفتی محمد کلیم رضا نوری، مولانا فیروز عالم برکاتی کا ہوگا۔ قاری شاہ نواز اسمٰعیلی، واصف شاہ بدی، قاری محمد عامر رضا اور قاری محمد عامر رضا اسمٰعیلی نعت و منقبت کا نذرانہ پیش کریں گے۔ انہوں نے لوگوں سے شرکت کی اپیل کی ہے۔

جی آئی سی آڈیٹوریم میں نمائش کا اہتمام

بارہ بنکی (نامہ نگار) مقامی جی آئی سی آڈیٹوریم میں آج اوچ پراتمک ودیالیوں کے بچوں کی سائنس، حساب اور تکنیکی صلاحیتوں پر مبنی نمائش لگائی گئی جس کا افتتاح جوائنٹ مجسٹریٹ تیجس کے نے شمع روشن کر کے کیا۔ نمائش میں بچوں کے ذریعہ تیار کئے گئے ماڈل پیش کئے گئے ساتھ ہیں کوئز کے مقابلے بھی ہوئے۔ نمائش میں ضلع کے ہر ایک اسکول کے 5۔5 منتخب طلبا شامل ہوئے۔ مہمان خصوصی نے کہا کہ بچوں میں ابتدائی دور سے سائنسی دلچسپی پیدا کرنے سے ان کا مستقبل روشن ہوتا ہے۔ ضلع انسپکٹرس آف اسکولس او پی ترپاٹھی نے کہا کہ یومیہ زندگی میں ہم سائنس پر منحصر ہیں۔ انسان کی زندگی کی مشکلات سائنس سے ہی آسان ہوتی ہیں۔ ضلع بیسک شکشا ادھیکاری نوین کمار پاٹھک نے کہا کہ حکومت کے ذریعہ شروع کی گئی یہ مہم بچوں کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں اہم رول ادا کرے گی۔ انہوں نے اس موقع پر اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ صرف نصابی کتابوں تک درس و تدریس کو محدود نہ کریں بلکہ ان میں نئے تجربات کے مواقع فراہم کریں۔ تقریب کے کنوینر ڈی سی تربیت و نیتا مشرا نے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ہونے والے کوئز مقابلوں میں نندورہ بلاک اور نمائش کے ماڈلوں میں مسولی بلاک کا دبدبہ رہا۔ تقریب کو اونیش کمار پدما ترپاٹھی، رشی ٹنڈن، شیوا کانت دکشت، اومیش کمار ورما وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔

لکھنوی ادب کی ایک ممتاز شمع تھے رئیس انصاری: ڈاکٹر وجیہہ القمر

سلطانپور (نامہ نگار):
رئیس انصاری مرحوم لکھنوی ادب کی آخری کڑی کی ایک ممتاز شمع تھے انکے انتقال کے بعد لکھنوی شعر و ادب ویران سا ہوگیا ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار ڈاکٹر وجیہہ القمر سابق پروفیسر اردو ڈاکٹر وجیہہ القمر نے لکھنؤ کے ممتاز شاعر رئیس انصاری کی تعزیت میں اقبال ویلفیر اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی سلطانپور کی جانب سے یہاں سروار اروڈ پر منعقدہ ایک نشست کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر وجیہہ القمر نے کہا کہ لکھنؤ میں پروفیسر ملک زادہ منظور احمد اور منور رانا کے بعد جو شخصیت سب سے ممتاز تھی وہ رئیس انصاری مرحوم کی تھی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر شاہنواز عالم پروفیسر اردو جی ایس پی جی کالج سلطانپور نے کہا کہ ہم لوگوں کے درمیان سے ایک قدامت پرست شاعر اور لکھنوی ادب کو امین اٹھ گیا مشاعروں کی دنیا سے وابستہ ہونے کے باوجود رئیس انصاری نے کبھی ادب کا دامن نہیں چھوڑا۔ نشست کی نظامت کرتے ہوئے صحافی و شاعر عامل سلطانپوری نے کہا کہ رئیس انصاری نصف صدی سے زائد عرصہ تک مشاعروں کی دنیا سے وابستہ رہے اور ملک و بیرون ملک کے مشاعروں میں بہت عزت و وقار کے ساتھ دیکھے جاتے تھے۔ انکی شاعری زمان و مکان کے مسائل کی آئینہ دار ہوا کرتی تھی۔ عامل سلطانپوری نے بتایا کہ موصوف ایک بہت اچھے ناظم مشاعرہ بھی تھے بعد میں نظامت چھوڑ دی تھی۔ انکی موجودگی میں میں کئی ایک مشاعروں میں شرکت کی ہے۔ اس تعزیتی نشست میں اردو استاد شمیم اختر ایم جی ایس، محمد اشہد ایم جی ایس، غفران اللہ قمر، لئیق اثر، ارشد انور اور سفیان سلطانپوری نے بھی اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے مرحوم رئیس انصاری کو خراج پیش کیا آخر میں انکے لئے اجتماعی دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ایران میں جوہری تنصیبات مضبوط بنانے کی سرگرمیاں جاری

تہران (ایجنسی):
اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے گزشتہ سال کیے گئے تباہ کن فضائی حملوں کے بعد ایک بار پھر ایران کی جوہری تنصیبات پر سرگرمیاں دیکھی جارہی ہیں۔ تازہ سیٹلائٹ تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ ایران نے اپنی دو اہم جوہری تنصیبات، اصفہان اور نطنز میں تباہ شدہ ڈھانچوں کے اوپر نئی چھتیں (روف اسٹرکچر) اور کور تیار کرلئے ہیں۔ پلانیٹ لیبز پی بی سی کی طرف سے جاری کردہ حالیہ سیٹلائٹ تصاویر کے بعد بین الاقوامی برادری میں ان خدشات میں اضافہ ہونے لگا ہے کہ تہران شاید حملوں کے بعد بچے ہوئے حساس جوہری وسائل کو چھپانے یا دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جون میں اسرائیل اور ایران کے درمیان 12 روزہ جنگ کے بعد یہ پہلا بڑا تعمیری کام ہے جو کسی بھی بمباری متاثرہ جوہری سائٹ پر دیکھا جارہا ہے۔ نئی چھتوں کی وجہ سے سیٹلائٹ کے لیے زمین پر ہورہی سرگرمیوں کو دیکھ پانا مشکل ہوگیا ہے۔ یہ اس لیے اہم ہے کیونکہ ایران نے بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے معائنہ کاروں کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی ہے اور ایسے میں ریموٹ مانیٹرنگ ہی نگرانی کا واحد ذریعہ بچا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ ان چھتوں کا مقصد کسی نئی جوہری تعمیر سے زیادہ ملبے کے نیچے دبے حساس آلات اور یورینیم کے ذخیرے کو دنیا کی نظروں سے محفوظ نکالنا (سالویج آپریشن) ہو سکتا ہے۔ فاؤنڈیشن فار ڈیفنس آف ڈیموکریسیز کی اینڈریا اسٹرائیکر کے مطابق ایران اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہے کہ اسرائیل یا امریکہ یہ نہ دیکھ سکیں کہ ان کے حملوں میں کیا کیا محفوظ رہ گیا ہے۔ تہران سے تقریباً 220 کلومیٹر کے فاصلے پر نطنز، ایران کا سب سے اہم یورینیم افزودگی مرکز رہا ہے جہاں 60 فیصد تک افزودہ یورینیم تیار کیا جاتا تھا۔

امریکہ نے ایران کے وزیر داخلہ سمیت چھ ایرانی عہدیداروں پر پابندی عائد کردی

واشنگٹن (ایجنسی):
امریکہ نے ایران میں حالیہ عوامی مظاہروں کے دوران اپنے ہی شہریوں پر وحشیانہ جبر کے ذمہ دار ایرانی اہلکاروں پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ امریکہ کا الزام ہے کہ ایران کی اسلامی حکومت کی 47 سال کی شدید اقتصادی بدانتظامی کے ساتھ ساتھ عوام کی بنیادی ضروریات کو نظر انداز کیا ہے۔ امریکہ نے ایران پر غیر ملکی دہشت گرد تنظیموں کی مالی معاونت، انہیں ہتھیار فراہم کرنے اور اپنے جوہری پروگرام پر بھاری رقم خرچ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

جمعہ کے روز، امریکی محکمہ خزانہ کے دفتر برائے غیر ملکی اثاثہ جات کے کنٹرول نے مظاہرین کے خلاف پرتشدد کریک ڈاؤن کے لیے ذمہ دار سکیورٹی ایجنسیوں کی نگرانی کرنے والے چھ ایرانی اہلکاروں پر پابندی عائد کی۔ ان میں ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی کلاغاری بھی شامل ہیں جن کے کنٹرول میں اسلامی جمہوریہ ایران کے قانون نافذ کرنے والے ادارے (LEF) کام کرتا ہے۔ امریکہ کے مطابق ایران کے سکیورٹی ادارے ہزاروں پرامن مظاہرین کی ہلاکت کے ذمہ دار ہیں۔

شمال مسرقی ریلوے
اوپن ای ٹنڈر نوٹس
NER-BSB0Snt-OT-06-2026
ڈویژنل ریلوے منیجر/بک اینڈ ٹیلی کام/نارتھ ایسٹرن ریلوے/وارانسی کی جانب سے اور صدر ہند کی جانب سے درج ذیل کاموں کے لیے کھلے ای۔ٹینڈرز طلب کیے گئے ہیں۔ نمبر: 1: ٹینڈر نوٹس نمبر اور کام کا نام: NER-BSB0SnT-OT-06-2026 کام کا نام: پرانے سگنلنگ اور بوسیدہ اثاثوں کی تبدیلی (EPM گراؤنڈ سگنلز، IPS بیٹری سیٹ، ٹریک بیٹری اور دیگر متفرق اشیاء) کے ساتھ ساتھ ہر BPAC یونٹ کے لیے الگ الگ پاور سپلائی کا انتظام ڈویژنل ریلوے منیجر/ Telecom/NorsiNarth Sig کے دائرہ اختیار کے تحت تکنیکی مشاورتی نوٹ کے مطابق۔ تخمینی لاگت: 1,35,40,276.85۔ بیانیہ رقم: 2,17,700 روپیہ، ٹینڈر فارم کی قیمت: 0.00 ٹینڈر کی مدت: 08 ہفتے۔ ٹینڈر کے بند ہونے کی آخری تاریخ اور وقت: 23.02.2026 بوقت 15:00 بجے۔ 1۔ای ٹینڈر 23.02.2026 کو 15:00 بجے تک آن لائن جمع کیا جاسکتا ہے۔ 2۔ مکمل تفصیلات اور ٹینڈر جمع کرانے کے لیے، براہ کرم انڈین ریلوے کی ویب سائٹ دیکھیں یعنی www.ireps.gov.in پر جائیں۔
ڈویژنل ریلوے منیجر/سگ و ٹیلی مواصلات
مجاہدی/S-96 وارانسی
ٹرینوں میں بیڑی/سگریٹ نہ پیئیں

موسم نے پھر لی کروٹ، سردی میں اضافہ کے درمیان بارش کا بھی امکان

نئی دھلی (ایجنسی):
شمالی ہندوستان میں ایک بار پھر موسم تبدیل ہوتا نظر آرہا ہے۔ انڈیا میٹرولوجیکل ڈپارٹمنٹ (آئی ایم ڈی) کے مطابق آج 31 جنوری سے 3 فروری کے درمیان 2 مغربی طلاطم سرگرم رہیں گے۔ اس وجہ سے یکم فروری کو جموں و کشمیر، لداخ، ہماچل پردیش، پنجاب، ہریانہ اور چندی گڑھ میں ہلکی سے درمیانی بارش ہونے کا امکان ہے۔ شمال مغربی اور وسطی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں ہلکی بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ راجستھان کے کچھ حصوں میں آج ژالہ باری بھی متوقع ہے۔ وہیں شمال مغربی ہندوستان میں درجہ حرارت 3۔5 ڈگری سیلسیس بڑھنے اور پھر اگلے چند ہفتوں میں 2۔4 ڈگری سیلسیس تک گرنے کا امکان ہے۔ مہاراشٹر میں اگلے دو دنوں میں درجہ حرارت 2۔3 ڈگری سیلسیس میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

دہلی میں آج صبح موسم جزوی طور پر ابر آلود رہے گا۔ صبح کے وقت ہلکا کہرا رہنے کا امکان ہے۔ دوپہر کا وقت قدرے صاف رہے گا حالانکہ شام اور رات میں گرج چمک اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ دہلی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20۔22 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم 6۔8 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہے گا۔ وہیں اتر پردیش میں بھی ایک بار پھر موسم تبدیل ہوتا نظر آرہا ہے۔ کبھی بارش تو کبھی کہرا یہاں آفت بنا ہوا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق یکم فروری سے ریاست کے مختلف اضلاع میں گہرے بادل چھائے نظر آئیں گے۔ اگلے دو روز کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس کے بعد اس میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوگا۔

لکھنؤ موسمیاتی مرکز سے موصولہ اطلاع کے مطابق 31 جنوری کو مغربی اتر پردیش میں موسم معمول پر رہے گا۔ دریں اثنا، مشرقی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں آج 100 سے 500 میٹر حد بصارت والا کہرا نظر آئے گا۔ اس کے علاوہ یکم فروری کو مغربی اتر پردیش کے کئی شہروں میں 30 س 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں گی۔ 2 فروری کو آسمان ابر آلود رہے گا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آج کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، بلرام پور، شراوستی اور بہرائچ کے ساتھ آس پاس کے اضلاع کے ساتھ میں کہرا نظر آئے گا۔ مراد آباد، مظفر نگر، سنبھل، رامپور، بریلی، پیلی بھیت، لکھیم پور کھیری، بہرائچ، بدایوں، شاہجہاں پور، سیتاپور، ایودھیا، متھرا، پریاگ راج، وارانسی، گونڈا، مرزا پور، چندولی، اعظم گڑھ، جونپور، پرتاپ گڑھ، اناؤ، اٹیٹھی، رائے بریلی، جھانسی، مہوبہ، کانپور، باندہ اور چترکوٹ میں صاف آسمان رہے گا۔

اُدھر بہار میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران موسم خشک رہا۔ سپول میں سب سے زیادہ 26.6 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت درج کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ریاست کے مغربی اور جنوبی وسطی حصوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 2 سے 3 ڈگری کی کمی واقع ہوئی، جب کہ باقی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی درج نہیں کی گئی ہے۔

'ماہواری کو بنیادی حق تسلیم کرنا تاریخی'

اشوک گہلوت نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا کیا خیر مقدم

جے پور (ایجنسی): ماہواری سے متعلق سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے پر اب سیاسی رد عمل آنا شروع ہوگئے ہیں۔ عدالت عظمیٰ کے ذریعہ ماہواری کو صحت کا بنیادی حق اعلان کئے جانے اور اسکولوں میں طالبات کے لیے مفت سینیٹری پیڈ اور علیحدہ ٹوائلٹ کا بندوبست کرنے کے حکم پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے اس فیصلے کی کھل کر حمایت کی ہے۔ گہلوت نے اسے خواتین کے احترام اور وقار کی سمت میں ایک بڑا قدم قرار دیا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے پر آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے کہا کہ آرٹیکل 21 کے تحت ماہواری صحت کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کرنا ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ خواتین اور لڑکیوں کی صحت کے بارے میں معاشرے کے تاثر کو تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ گہلوت کے مطابق یہ صرف سہولت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ خواتین کی عزت نفس اور مساوی حقوق سے وابستہ معاملہ ہے۔ گہلوت نے کہا کہ ملک بھر کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں میں طالبات کو مفت بائیوڈیگریڈیبل سینیٹری پیڈ فراہم کرنے کی سپریم کورٹ کی ہدایت انتہائی قابل ستائش ہے۔ اس کے ساتھ ہی طالبات کے لیے علیحدہ اور محفوظ بیت الخلاء کو لازمی قرار دینا بھی ایک ضروری قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض اوقات سہولیات کی کمی کی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم متاثر ہوتی ہے اور یہ فیصلہ زمینی سطح پر بڑی تبدیلی لاسکتا ہے۔

اپنے بیان میں اشوک گہلوت نے راجستھان میں ان کی حکومت کی طرف سے شروع کی گئی اڑان اسکیم کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے لڑکیوں کی صحت اور عزت کو ترجیح دیتے ہوئے پہلے ہی مفت سینیٹری نیپکن کی تقسیم شروع کردی تھی۔ گہلوت نے دعویٰ کیا کہ راجستھان اہل خواتین اور طالبات کو یہ سہولت فراہم کرنے والی ملک کی پہلی ریاست بن گئی تھی۔ اشوک گہلوت نے مرکزی حکومت سے بھی اپیل کی کہ وہ راجستھان کی طرز پر ایسی اسکیم پورے ملک میں نافذ کرے، تاکہ نہ صرف طالبات بلکہ تمام خواتین اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ خواتین کو بااختیار بنانے میں سنگ میل ثابت ہوگا اور امید ظاہر کی کہ حکومتیں اس پر پوری سنجیدگی کے ساتھ عمل درآمد کریں گی۔

''لوھیا نامہ'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوھیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوھیا نامہ)

روزنامہ لوھیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

شکراچاریہ کی بہت توہین ہوئی، ان کے سوالوں کا حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں

حکومت معاشرے میں تصادم کو ہوا دینے کے بجائے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر توجہ دے: اکھلیش

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کل اپنے پارلیمانی حلقہ قنوج کا دورہ کیا۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے ملاقات کی اور تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ میڈیا سے بات چیت کے دوران اکھلیش یادو نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی سخت تنقید کی۔ اکھلیش یادو نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما کے بیان پر بھی ردعمل دیا۔ قنوج کے دورے پر آئے اکھلیش یادو نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمانتا بسوا سرما کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات قریب ہیں، اس لیے ایسے بیانات دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت معاشرے میں تصادم کو ہوا دینے کے بجائے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر توجہ دے۔ آسام کے وزیر اعلیٰ کو نشانہ بناتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ وہ ہمیشہ وزیر اعلیٰ ہی رہنا چاہتے ہیں، اس لیے وہ تفرقہ انگیز بیانات دیتے ہیں۔

شکراچاریہ کے بارے میں دیے گئے بیان کے بارے میں اکھلیش یادو نے کہا کہ شکراچاریہ کی بہت توہین کی گئی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا کوئی یوگی وزیر اعلیٰ ہوسکتا ہے جو شکراچاریہ کا احترام نہ کر سکے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ شکراچاریہ گنگا میں نہائے بغیر واپس آئے، اور حکومت کے پاس ان کی باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے جان بوجھ کر شکراچاریہ کی توہین کی ہے۔ قنوج میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے کہا، "شکراچاریہ کی بہت توہین کی گئی ہے۔ حکومت کے پاس ان کی باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ سب جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔"

اکھلیش یادو نے آنے والی مردم شماری کو لے کر بھی بڑا بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے شہریوں سے متعلق تمام معلومات کو مردم شماری میں شمار کیا جائے گا، اور سماج وادی پارٹی چاہتی ہے کہ ذات پات کی مردم شماری کو اس میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے کووڈ ۱۹ ویکسین سے ہونے والی اموات کی رپورٹس پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر ڈیٹا سامنے آتا ہے تو محکمہ صحت بہتر علاج فراہم کرنے کے طریقے تلاش کر سکے گا۔ مزید برآں، اکھلیش یادو نے سونے اور چاندی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر تنقید کی۔ بی جے پی پر طنز کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی چاہتی ہے کہ عام لوگ پیتل کے زیورات پہنیں، جب کہ سونا بی جے پی کے اراکین خرید رہے ہیں، جس کی وجہ سے اس کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

رئیس انصاری کے انتقال پر تعزیتی نشست

لکھنؤ (پریس ریلیز): معروف شاعر رئیس انصاری کے وصال پر ایصال ثواب کیلئے بیت الامن کٹرہ ابوتراب خان نخاس میں ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مولانا رفیق قاسمی نے کی۔ نشست کا آغاز مولانا کے پسر زدہ ریحان رفیق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا نے کہا کہ رئیس انصاری قدیم لکھنؤ کی آخری شعری وراست تھے مرحوم نظم ونثر دونوں میں دسترست حاصل تھی روکی کتابوں کے مصنف تھے میری رہائش گاہ سے قریب ترا کبری گیٹ کے قرب وجوار یں خصوصی طور پر ان کے احباب اور شعرادب کے باذوق احباب کا بیچ لگا رہتا تھا۔ جن میں خاص طور پر سعید اختر نظامی، نسیم اختر صدیقی معراج فیض آباد، بشیر فاروقی قابل ذکر ہیں۔ مرحوم رئیس انصاری گنگا جمنی تہذیب کے علمبرار تھے قاری مشتاق مرحوم مدار سہ عالی عرفانی میں اکثر وبیشتر تشریف لاتے تھے وہاں میرے علاوہ صوفی انعام اللہ اظہر نقوی، سید ضیاء الحسن نور الم علوی، قادری وسیم خان اور دیگر ابا کے ساتھ رئیس انصاری کی موجوگی میں نشست بھی ہوجاتی تھی۔

پائیدار اور ماحول دوست انجینئرنگ میں روبوٹکس و آٹومیشن کا کلیدی کردار: ڈاکٹر ایم ایس یادو

خواجہ یونیورسٹی میں روبوٹکس آٹومیشن اور مکینیکل انجینئرنگ پر بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ (ایجنسی): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے میکینیکل انجینئرنگ کے شعبے کی جانب سے "روبوٹکس آٹومیشن اور مکینیکل انجینئرنگ" کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر سید اصغر رضوی نے معاصر عہد میں اس موضوع کی اہمیت ومعنویت اور اس کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور سائنسی وتکنیکی انقلابات کا عہد ہے جہاں روبوٹکس آٹومیشن اور مکینیکل انجینئرنگ نہ صرف صنعت وپیداوار کے شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں لا رہے ہیں بلکہ انسانی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں بھی کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ روبوٹکس اور آٹومیشن کے ذریعے صنعتوں میں پیداواری صلاحیت، درستگی اور رفتار میں نمایاں اضافہ ممکن ہوا ہے، جس کے نتیجے میں وقت، توانائی اور وسائل کی بچت کے ساتھ ساتھ معیار میں بھی بہتری آئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مکینیکل انجینئرنگ ان تمام جدید ٹیکنالوجیز کی بنیاد ہے، جو تحقیق، اختراع اور عملی اطلاق کے درمیان ایک مضبوط پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ آج کے مسابقتی اور عالمی منظرنامے میں اس شعبے سے وابستہ ماہرین کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں اور مصنوعی ذہانت، روبوٹکس اور آٹومیشن جیسی ٹیکنالوجیز کو اپنے دائرۂ عمل میں شامل کریں۔ اس کانفرنس کے پہلے دن مہمان خصوصی پروفیسر جے پی پانڈے نے اس موضوع کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کوانٹم کمپیوٹنگ مستقبل کی ایک انقلابی ٹیکنالوجی ہے جو اپنی غیر معمولی رفتار اور صلاحیت کے باعث ڈیٹا پروسیسنگ، پیچیدہ حسابی مسائل اور مصنوعی ذہانت کے میدان میں نئی جہتیں متعارف کرائے گی تاہم انھوں نے اس سے وابستہ تکنیکی و اخلاقی چیلنجز کی جانب بھی توجہ دلائی اور روبوٹکس میں کوانٹم کمپیوٹنگ کے ممکنہ اطلاق پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تیجا نے آئی سی آر اے ایم ای کو تکنیکی افکار اور جدید تحقیق کے عالمی تبادلے کا ایک مؤثر اور بامعنی پلیٹ فارم قرار دیتے ہوئے انھوں نے خود کار نظاموں مصنوعی ذہانت پر مبنی کنٹرول سسٹمز، اسمارٹ مینوفیکچرنگ اور مربوط ٹیکنالوجیز کے پائیدار صنعتی ترقی میں کلیدی کردار کو اجاگر کیا۔

اس بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کے مہمان خصوصی ڈاکٹر ایم ایس یادو نے اپنے خطاب میں کہا کہ روبوٹکس اور آٹومیشن آج محض جدید ٹیکنالوجی کے شعبے نہیں رہے بلکہ یہ مکینیکل انجینئرنگ کی روح بن چکے ہیں۔ جدید مکینیکل نظام اب ذہین مشینوں، مصنوعی ذہانت اور ڈیٹا پر مبنی فیصلوں کے بغیر نامکمل ہیں۔ آٹومیشن جہاں صنعتی پیداوار میں رفتار، معیار اور درستگی لاتی ہے وہیں انسانی وسائل کو زیادہ تخلیقی اور فکری کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ پائیدار ترقی، توانائی کے مؤثر استعمال اور ماحول دوست مکینیکل نظاموں کی تشکیل میں روبوٹکس اور آٹومیشن کلیدی کردار ادا کریں گے، اور یہی مستقبل کی انجینئرنگ کی اصل سمت ہے۔ اس اہم موضوع پر وفا عباس اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ روبوٹکس اور آٹومیشن کے شعبے میں پائیداری کو اپنانا ہی اکیسویں صدی کے چیلنجز کا مؤثر حل ہے۔ کانفرنس کے دوران روبوٹکس، آٹومیشن، اسمارٹ مینوفیکچرنگ، پائیدار انجینئرنگ اور انڈسٹری کے تعلق سے 80 سے زائد تحقیقی مقالات پیش کیے گئے۔ اس بین الاقوامی کانفرنس میں ہندوستان کے علاوہ امریکہ، جرمنی، جاپان، آسٹریلیا اور دیگر ممالک سے آف لائن اور آن لائن موڈ میں مندوبین نے شرکت کی۔ اس دوروزہ کانفرنس میں اساتذہ کے ساتھ کثیر تعداد میں طلبہ نے بھی شرکت کی۔

ارم یونانی میڈیکل کالج واسپتال، لکھنؤ میں جنسی استحصال کے تدارک ایکٹ 2013 پر آگاہی و بیداری

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواتین کی عزت، سلامتی اور باوقار ماحول میں کام کو مضبوط بنانے کے پیش نظر ایک لازمی آگاہی وحساسیت پر مبنی ورکشاپ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) اور لکھنؤ یونیورسٹی کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل میں منعقد کیا گیا۔ ورکشاپ کا مقصد تعلیمی وطبی برادری کو اس ایکٹ کے قانونی ڈھانچے، ذمہ داریوں اور شکایات کے ازالے کے نظام سے باخبر کرنا تھا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر بزمی یونس (منیجر، ارم ایجوکیشنل سوسائٹی، لکھنؤ) تھے، نگراں کی حیثیت سے پروفیسر عبدالحلیم قاسمی، پرنسپل موجود رہے جب کہ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر شاذیہ بیگم، ڈائریکٹر نے کی۔ پروگرام کے آرگنائزنگ سیکریٹری پروفیسر زبیر احمد خان جبکہ معاون آرگنائزنگ سیکریٹری ڈاکٹر عنبر صدیقی اور ڈاکٹر انیس احمد نے مشترک طور پر پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار نبھایا۔ طلباء وطالبات کی شرکت کے ساتھ سلوگن اور کہانی خوانی مقابلہ پر مبنی حلف برداری کا اہتمام کیا گیا، جس سے ایکٹ کے سماجی اور اخلاقی پہلوؤں کو مؤثر انداز میں اجاگر ہوا۔

بی جے پی کا اندرونی خلفشار منظر عام پر

ایودھیا میں کیشو پرساد موریہ کے سامنے ہی پارٹی لیڈر متصادم

لکھنؤ (ایجنسی): بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی اتر پردیش یونٹ میں جاری عدم اطمینان اب منظر عام پر آتا نظر آرہا ہے۔ اس کا اندازہ ایودھیا میں ہوئے حالیہ واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ یہاں ایک پروگرام کے دوران نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے سامنے ہی ضلع صدر سنجیو سنگھ اور بی جے پی لیڈر سچید انند پانڈے کے درمیان اسٹیج پر ہی ہاتھا پائی شروع ہوگئی۔ جس کے بعد سیکورٹی اہلکاروں نے دونوں میں بیچ بچاؤ کیا۔

'اے بی پی نیوز' کے مطابق کیشو پرساد موریہ نے بھی اس واقعہ پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ اب اس واقعے کا ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے، جس سے بی جے پی کے اندرونی جھگڑوں پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ سابق ایم ایل اے کھبو تیواری کی والدہ کے انتقال کے بعد تیرہویں کی رسومات میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ اس دوران دونوں بی جے پی لیڈروں میں تصادم ہوگیا جس سے پروگرام میں افراتفری کی صورتحال پیدا ہوگئی۔

اسٹیج پر نائب وزیر اعلیٰ سمیت کئی لیڈر بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک سنجیو سنگھ اور سچید انند پانڈے کے درمیان جھگڑا شروع ہوگیا جو دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھا پائی میں بدل گیا۔ وائرل ویڈیو میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ دونوں لیڈر ایک دوسرے کی کالر پکڑ کر دھکا مکی کر رہے ہیں۔ اس منظر سے نائب وزیر اعلیٰ انتہائی بے چین نظر آئے۔ موقع پر موجود پارٹی کارکنوں اور سیکورٹی اہلکاروں نے دونوں کو الگ کیا۔ مقامی کارکنوں کے مطابق دونوں لیڈروں کے درمیان دیرینہ رنجش چلی آرہی ہے اور جمعرات کو دونوں نائب وزیر اعلیٰ کے سامنے ہی متصادم ہوگئے۔ فی الحال اس معاملے میں دونوں لیڈروں کے خلاف تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔

اس کے علاوہ جمعہ کے روز مہوبہ میں ایک تقریب کے دوران ریاست کے آبی وسائل کے وزیر سوتنتر دیو سنگھ اور چرکھاری کے ایم ایل اے برج بھوشن راجپوت کے درمیان ان کے علاوے میں 'جل کل اسکیم' پر کام نہ ہونے کو لے کر ناراضگی دیکھنے کو ملی۔ ایم ایل اے کے کارکنوں اور سیکورٹی اہلکاروں کے درمیان جھڑپ کا ویڈیو بھی وائرل ہورہا ہے۔ دونوں ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی سے گردش کر رہے ہیں، جو بی جے پی کے اندر بڑے پیمانے پر عدم اطمینان کا اشارہ دے رہے ہیں۔ فی الحال بی جے پی کے کسی سینئر عہدیدار نے اس معاملے پر کوئی بیان جاری نہیں کیا ہے۔

عبدالحلیم شررؔ پر تحقیقی مجموعے کا اردو اکادمی میں اجراء

لکھنؤ (پریس ریلیز): مولانا عبدالحلیم شررؔ کی ادبی، فکری، تاریخی اور تہذیبی خدمات پر مبنی تحقیقی مجموعہ ''مولانا عبدالحلیم شررؔ: تہذیب، تاریخ اور تخیل کے ترجمان'' کا رسمِ اجراء اردو اکادمی اتر پردیش میں عمل میں آیا۔ اس موقع پر اردو اکادمی اتر پردیش کے سکریٹری شوکت علی نے دیگر ذمہ داران کے ساتھ کتاب کا اجراء کیا۔ یہ تحقیقی مجموعہ محمد ذوالفقار ندوی (جنرل سکریٹری، عائشہ افضال ایجوکیشنل سوسائٹی) کی ترتیب و تدوین میں شائع ہوا ہے، اس میں 17 جنوری 2026 کو رشید بارہ دری، عیدگاہ، عیش باغ، لکھنؤ میں منعقد علمی سمینار میں پیش کیے گئے تحقیقی مقالات شامل ہیں۔ تقریب میں اردو اکادمی کے سپرنٹنڈنٹ ممتاز احمد ندوی، پروفیسر مولانا ذکی نور عظیم ندوی، معراج الحسن ندوی سمیت متعدد علمی وادبی شخصیات موجود رہیں۔ اس موقع پر اردو زبان وادب کی ترویج وترقی میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں عائشہ افضال ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے شوکت علی کو ''عبدالحلیم شرر ایوارڈ برائے ترویج وترقی اردو زبان وادب'' سے نوازا گیا۔ واضح رہے کہ وہ 17 جنوری کو منعقدہ سمینار میں مصروفیات کے باعث شریک نہ ہوسکے تھے، اس لیے ایوارڈ کی پیش کش اس تقریب میں عمل میں آئی۔

دنیا اور آخرت میں غلبہ کیلئے تعلیم قرآن کریم لازم! مولانا محمد یعقوب

سہارنپور (احمد رضا): کل کائنات میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کے تابع ہے بس لازم ہے کہ ہم تعلیم قرآن کریم ہر صورت حاصل کریں معمولی سی لاپرواہی کے نتیجہ میں آج ملت اسلامیہ پوری دنیا میں پست ہورہی ہے خدا کو متقی اور صابر بنالیں تو دنیا قرآن کریم والوں کے قدموں میں بچھہ جائے گی وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گم ہو جاؤ قرآن کریم اللہ کی مقدس کتاب ہے علم قرآن کی بدولت ہی قرآن کی مقدس اور غلبہ والی آیات کے ذریعہ ہیدنیا میں انقلاب آیا ہے، اس نے اصلاح فرد کے ساتھ اصلاح معاشرہ کا کام کیا، قرآن ایک مؤثر کتاب ہے، جو اگر پہاڑوں پر اترتی تو پہاڑ پاش پاش ہو جاتا، لیکن انسان کے قلب پر اللہ نے اس کو اتارا، اور وہ اس کی دنیا وآخرت میں ہدایت کا ذریعہ ہوا، قرآن کریم کا عجاز ہے کہ اس کو ایک چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی یاد کر لیتا ہے، اور جو بھی قرآن سے وابستہ ہوگا اللہ کی نگاہ میں قابل قدر ہوگا عالم دین آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے سربراہ مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے بعد نماز جمعہ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگوں تو جدوکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان جو دو چیزیں چھوڑی ہیں ان میں ایک کتاب اللہ یعنی قران کریم اور دوسری سنت رسول اللہ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں بس جب تک امت ان دونوں فرائض کو زمہ داری کے ساتھ نبھاتی رہے گی سلامت رہے گی لازم ہے کہ دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہے آپ کی تعلیماتِ کے حصول سے یہ امت مسلمہ راہ راست پر قائم رہے گی اور یہی وہ دو چیزیں ہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ جو ہر فرد کو اپنی زندگی کے مقصد پر قائم رکھتی ہیں اور کامیابی سے روبرو کراتی ہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ مضبوطی کے ساتھ کتاب وسنت کو اختیار کریں کتاب وسنت کو پڑھیں کتاب وسنت کو سمجھیں اور کتاب وسنت کے ایک ایک حکم پر عمل کریں اسی میں ہماری دنیا کی بھلائی بھی ہے اور اسی میں ہماری آخرت کی کامیابی بھی ہے اللہ تعالی ہم سب کو ساری امت کو حسنِ فکر اور حسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے مفکر اسلام مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے کہا کہ آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے تعلیمی کارواں کے سفر کو کامیاب بنانے میں جن جن علما کرام، مدرسین اور قابل احترام حضرت مولانا خلیل احمد دیوا مظاہری دامت برکاتہم کی سرپرستی حاصل ہوئی وہ بھی قابل احترام اور لائق تحسین ہیں اور جن جن حضرات کا بھی تعاون تعلیمی بیداری کے لئے ملا دل سے دعا ہے اللہ تعالی ان سب کو دنیا اور آخرت دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اجودھیا جیل سے فرار کے معاملے میں تین مزید جیل ملازمین معطل

لکھنؤ (ایجنسی): اجودھیا ڈسٹرکٹ جیل سے دو قیدیوں کے فرار ہونے کے معاملے میں اتر پردیش حکومت نے سخت رویہ اپنانا جاری رکھا ہوا ہے۔ جمعرات کے واقعے کے بعد، محکمہ جیل نے بڑی کارروائی کی اور ڈپٹی جیلر راجو عرف راجیو دیپ، ہیڈ جیل وارڈر پربھوتھ کمار، اور جیل وارڈر دیپک کمار پانڈے کو معطل کر دیا۔ جیل کی حفاظت کو پامال کرتے ہوئے فرار ہونے والے قیدی شیر علی (سلطان پور) اور گولو اگرہری (امیٹھی) نے اپنے فرار کے لیے فلم جیسا منصوبہ بنایا تھا۔ ابتدائی تفتیش میں جیل انتظامیہ کی خامیاں سامنے آئی ہیں: دونوں قیدیوں نے احتیاط سے اپنے سیل (خصوصی حفاظتی بیرک) کے پیچھے گرل سے 25-30 اینٹیں ہٹا دیں۔ سی سی ٹی وی کی ناکامی: بیرک کی پچھلی دیوار پر کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں تھا، جس کا فائدہ اٹھا کر وہ آسانی سے فرار ہوگئے۔ بانس: وہ جیل کے احاطے کے کھیتوں سے ہوتے ہوئے مرکزی باؤنڈری وال تک پہنچے اور وہاں رکھے بانس کا استعمال کرتے ہوئے اونچی دیوار کو تراش کر غائب ہوگئے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب جمعرات کی صبح قیدیوں کی گنتی شروع ہوئی۔ دونوں بیرک نمبر چار سے لاپتہ تھے۔ جیلر جتیندر کمار یادو کی شکایت پر سٹی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ حیران کن ہے کہ بیرک ایک خصوصی حفاظتی سہولت ہونے کے باوجود اتنی بڑی سیکورٹی لیپس کیسے ہوسکتی ہے۔ ایس ایس پی نے فرار ہونے والے قیدیوں کو پکڑنے کے لیے اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی) اور سٹی پولیس اسٹیشن کے انچارج کی قیادت میں تین ٹیمیں تعینات کی ہیں۔ تاہم کئی گھنٹے گزرنے کے باوجود پولیس ابھی تک خالی ہاتھ ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں نے فرار ہونے کے لیے پہلے ہی کسی باہر سے مدد لی تھی۔

چترکوٹ: انسانیت شرمسار ٹیوشن ٹیچر کی نابالغ طالبہ سے زیادتی کی کوشش، ملزم کے خلاف مقدمہ درج

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے ضلع چترکوٹ مارکونڈی تھانہ علاقے کے ایک گاؤں سے ایک شرمناک واقعہ سامنے آیا ہے۔ ٹیوشن ٹیچر نے 13 سالہ ذہنی مریض لڑکی کے ساتھ زیادتی کی کوشش کی۔ وہ ملزم کے چنگل سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئی اور اپنے گھر والوں کو قصہ سنایا۔ ملزم کے خلاف کریمنل پروسیجر کوڈ (سی آر پی سی) کی دفعہ 127، 74، 351(3) اور بچوں کے تحفظ سے متعلق جنسی جرائم (POCSO) ایکٹ کی دفعہ 8/7 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم اس وقت مفرور ہے۔ پولیس میں درج کرائی گئی شکایت کے مطابق لڑکی کے گھر والوں کا الزام ہے کہ لڑکی ایک دکان سے سامان خرید کر گھر لوٹ رہی تھی۔ راستے میں انیل کمار تریاٹھی کا بیٹا منوج تریاٹھی اسے لالچ دے کر ایک گھر لے گیا، جہاں اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی کوشش کی۔ مزاحمت کرنے پر ملزمان نے متاثرہ کے بھائی کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں۔ تاہم لڑکی اپنی عزت بچا کر کسی طرح بچ نکلی۔ گھر پہنچنے کے بعد اس نے اپنی آزمائش بیان کی اور پڑوسیوں اور کچھ رشتہ داروں سے مشورہ کرنے کے بعد، خاندان مارکونڈی پولیس اسٹیشن گیا، جہاں انہیں ایف آئی آر درج کرنے کے لیے گھنٹوں جدوجہد کرنی پڑی۔ مارکونڈی پولیس اسٹیشن کے انچارج نشی کانت رائے کے مطابق، معاملے کا علم ہونے پر، ملزم کے خلاف جمعرات کی شام کو آئی پی سی کی دفعہ 127، 74، 351(3) اور POCSO ایکٹ کی دفعہ 8/7 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ متاثرہ کو طبی معائنہ اور مجسٹریٹ کے سامنے بیان کے لیے بھیجا جائے گا۔ ملزم واردات کے بعد سے فرار ہے۔ اس کی گرفتاری کے لیے پولیس کی ٹیم تعینات کر دی گئی ہے۔

مہوبہ میں ہائی وولٹیج ڈرامہ: بی جے پی ایم ایل اے نے وزیر سوانتنتر دیو سنگھ کے قافلے کو روکا، سیکورٹی اہلکاروں میں ہاتھا پائی

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی سیاست سے چونکا دینے والی خبر سامنے آئی ہے۔ جل شکتی کے وزیر سوانتنتر دیو سنگھ کو مہوبا میں اس وقت احتجاج کا سامنا کرنا پڑا جب بی جے پی ایم ایل اے برج بھوشن راجپوت نے ان کے قافلے کو روکا۔ جھگڑا یہاں تک بڑھ گیا کہ وزیر کے حامیوں اور سیکورٹی اہلکاروں کے درمیان شدید جھڑپ شروع ہوگئی۔ اطلاعات کے مطابق چرکھاری حلقہ کے ایم ایل اے برج بھوشن راجپوت اپنے علاقے میں جل جیون مشن کے کام کو لیکر کافی ناراض تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کے علاقے کے دیہاتوں میں پانی نہیں پہنچ رہا ہے اور حکام شکایات پر توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ اس غصے کی وجہ سے انہوں نے اپنی گاڑی کو وزیر کے قافلے کے سامنے روک دیا۔ صورتحال یہاں تک بڑھ گئی کہ سوانتنتر دیو سنگھ کو راستہ صاف کرنے کے لیے خود اپنی گاڑی سے باہر نکلنا پڑا۔ ایم ایل اے اور وزیر کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی، جس میں دونوں طرف سے سیکورٹی اہلکاروں کی بیچ جھڑپیں ہوئیں اور ہاتھا پائی ہوئی۔ وزیر کو اپنے طے شدہ پروگرام میں لے جانے کے بجائے ایم ایل اے برج بھوشن انہیں زبردستی کلکٹریٹ لے گئے۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، کلکٹریٹ کے دروازے بند کر دیئے گئے، اور وزیر اور ایم ایل اے کے درمیان بند کمرے میں بات چیت کی اطلاعات سامنے آرہی ہیں۔ اس واقعے کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد اپوزیشن جماعتوں کو بھی حکومت کو نشانہ بنانے کا موقع مل گیا ہے۔ مہوبا کلکٹریٹ کے اندر کشیدگی کا ماحول ہے اور پولیس کی بھاری نفری تعینات ہے۔ یہ بات بھی ہے کہ ایم ایل اے نے وزیر کو یرغمال بنالیا تھا، حالانکہ سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

یوگی حکومت نے آفت زدگان کیلئے جاری کیا 710 کروڑ کا بجٹ

1,242 نائٹ شیلٹرز نے 64,000 لوگوں کو پناہ فراہم کی، راحت، بحالی اور بچاؤ کے کاموں میں تیزی

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی حکومت سیلاب، زلزلہ، خشک سالی، آگ، سردی کی لہروں اور انسانوں اور جانوروں کے تنازعات جیسی آفات سے متاثر لوگوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم اور حساس ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں، ریاستی ریلیف کمشنر کا دفتر آفات کے اثرات کو کم کرنے اور متاثرین کو فوری مدد فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ اس کے مطابق، مالی سال 2025-26 کے لیے ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ کے تحت 12,710 کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم مختلف قدرتی اور انسانی ساختہ آفات کے متاثرین کو امداد فراہم کرنے کے لیے استعمال کی گئی۔ ریاست کے ڈیزاسٹر ریلیف سسٹم کو مزید موثر بنانے کی کوششیں بھی کی گئی ہیں، جس سے اتر پردیش ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے میدان میں ایک مضبوط ماڈل ریاست کے طور پر ابھرے گا۔ مالی سال 2025-26 کے لیے ریاست میں آفات کے تخفیف، تیاری، موثر امدادی تقسیم اور متاثرین کی بازآبادکاری کے لیے مختص کیے گئے 12,710 کروڑ میں سے، سیلاب کی امداد کے لیے 73,365 کروڑ کی سب سے بڑی رقم مختص کی گئی تھی۔ یہ خاص طور پر سریو، گنگا اور گھاگھرا ندیوں کے کنارے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی بحالی پر خرچ کیا گیا تھا۔ طوفانوں اور طوفانوں سے ہونے والے نقصانات کے معاوضے کے لیے 13.14 کروڑ روپے، ژالہ باری کے لیے 13.0 کروڑ، آگ سے ہونے والے نقصان کے لیے 63.14 کروڑ، اور سردی کی لہر سے نجات کے لیے 72.50 کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے۔ اسی سلسلے میں، ریاستی حکومت نے دیگر آفات کے لیے تقریباً 63.246 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ عام ریلیف کے لیے 44.0 کروڑ روپے اور دیگر امدادی کاموں کے لیے 71.17 کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے۔ یہ رقم ریاست بھر میں آفات سے متاثرہ علاقوں میں فوری راحت، بحالی اور بچاؤ کے کاموں کو تیز کرنے اور آفات سے نجات کے نظام کی تاثیر کو مضبوط بنانے کے لیے خرچ کی گئی۔ ریلیف کمشنر کے دفتر نے سردیوں کے موسم میں راحت کے لیے وسیع انتظامات کیے، جس سے اس سال سردی کی لہر کی وجہ سے ہونے والے جانی نقصان میں نمایاں کمی آئی۔ اس سلسلے میں، ریاستی حکومت نے بے سہارا اور بے سہارا افراد کو کمبل کی تقسیم کے لیے 51.45 کروڑ روپے اور الاؤ کے لیے 51.3 کروڑ روپے جاری کیے ہیں۔ اس کے ذریعے ریاست کے تمام اضلاع میں 027,27 مقامات پر الاؤ روشن کرنے کے انتظامات کیے گئے تھے۔ جب کہ اب تک 834,169 الاؤ روشن کیے جا چکے ہیں، یہ کام اب بھی ضرورت کے مطابق جاری ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے غریبوں اور ناداروں میں 689,589 کمبل تقسیم کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، ریاست بھر میں 242,1 نائٹ شیلٹر قائم کیے گئے ہیں، جو 000,64 سے زیادہ افراد کو راحت فراہم کر رہے ہیں۔ یہ انتظامات سردی کی لہر کے دوران بے سہارا اور بے سہارا لوگوں کی جان بچانے میں اہم ثابت ہوئے۔ ریاستی حکومت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر آفت سے متاثرہ فرد کو فوری امداد ملے، بقا اور معاشی استحکام دونوں کو یقینی بنایا جائے۔ اس مقصد کے لیے، ریلیف کمشنر کا دفتر Aapda Prahari ایپ اور 1070 ٹول فری نمبر چلاتا ہے، جو آفات سے متاثرہ افراد کے لیے فوری مدد اور موثر رابطہ کاری کو یقینی بناتا ہے۔

گینگسٹر روی کانا کی رہائی پر بڑی کارروائی، جیل سپرنٹنڈنٹ وکرم سنگھ یادو معطل

نئی دھلی (ایجنسی): اتر پردیش کے باندا میں جیل انتظامیہ نے جیل سپرنٹنڈنٹ وکرم سنگھ یادو کو غفلت برتنے کے الزام میں معطل کر دیا ہے۔ الزام ہے کہ وکرم یادو نے عدالتی احکامات کے برعکس گینگسٹر روی کانا کو رہا کیا۔ گوتم بدھ نگر سی جے ایم کورٹ نے سخت برہمی کا اظہار کیا اور وضاحت طلب کی۔ یہ معطلی معاملہ کے بڑھنے کے بعد ابتدائی تحقیقات کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ جیل کے ڈائری